مکیاولی

اور

علم سیاست

مصنفہ

دی رائیٹ انرابل جان مارلی ام پی

نے

مکیاولی پر ۱۸۹۷ء میں ایک لکچر دیا تھا جس کا ترجمہ نواب

ذوالقدر جنگ بہادر بی۔ اے۔ بارسٹرایٹ لا نے کیا ہی

سنہ ۱۳۱۶ھ سنہ ۱۸۹۹ء

باہتمام سید محمد محسن برادر سید محمد سلطان عاقل دہلوی مہتمم

مطبع مفید الاسلام حیدرآباد میں چھپا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	
۱۶	۹	سامت	سلامت	
۱۹	۱۲	اس	اسکی	
۵۸	۱۵	پسند	انصاف پسند	
۶۰	۱	اسمیں لفظ (نہ) زیادہ ہی		
۷۲	۱	کہتا	کرتا	
۷۹	۴	رہی	آرہی	
۹۹	۷	پہونچادیا	پہونچایا	

حاشیہ

صفحہ (۲۵) نوٹ نمبر۱۔ انگلستان کا محقق

" " نمبر۲ فرانس کا مشہور محقق

صفحہ (۴۸) نوٹ نمبر۱۔ اب ایک حصہ ملک ایشیاء کا ہے

صفحہ (۹۵) نوٹ نمبر۱۔ یہہ ایک مشہور ڈچ یعنے ملک ہالنڈ کا مقنن ہے۔

—— شاید یہہ پہلا ہی شخص تھا جسنے انٹرنیشنل لا پر اپنے خیالات ظاہر کئے

نوٹ کاتب کے ہی غلطی سے رسالہ ہذا میں بجائے ٹکیا کے ڈلی چھپا و لی یا لکھا گیا۔ اسکی صحت فرمائیے

رسالہ کا تدبیر ملک و اہل ملک ہی - یہ ایسا روکہا سوکہا مضمون ہی کہ عام
خلائق شاید اُسکو پورا پڑہنے کی بہی نہین - اور اگر پورا پڑہینگے بہی تو
ایکسبار پڑہکر دوبارہ ہاتہہ بہی نہ لگائین گے - مگر مترجم کا مقصود
اس ترجمہ سے یہ ہی کہ اس قسم کے خیالات سے بہی اہلِ ہند کو واقف
کردے - یہ اہلِ یورپ کا قول ہے کہ مسلمانون مین تدبیر ملک و تہذیب
قوم کے اصول کبہی مرتب نہین ہوئے - اگرچہ مین ابتدا مین اس قول
کو نہین مانتا تہا - مگر اب جو غور کرتا ہون تو یہ مقولہ کچہہ غلط بہی نہین پاتا ہون
نہ اسوجہ سے کہ مسلمانون مین لیاقت ایسی نہ تہی کہ یہ اصول مرتب کرتے
بلکہ نفس الامر مسلمانون کو اسکی ضرورت بہی نہ تہی اُنکی تدبیر و تہذیب دوسری
اصول پر مبنی تہی جو مضر ہون یا مفید ناقص ہون یا کامل بہر طور اہلِ یورپ
کے اصول سے جدا تہی اور جو بنی آدم کے فرد اور جماعت دونون پر یکسان
اثر رکہتی تہی - مسلمانون مین مذہبًا جبًا ری سلطنت کا قائم کرنا یا کسی فرد خاص کی
شخصی حکومت کا قبول کرنا ناجائز قرار دیا گیا ہی - ہمارے ہان دولت
دولتِ شخصی نہین ہی بلکہ دولتِ عامہ ہی - ہمارا بادشاہ ہمارا خدا - ہماری
سلطنت سلطنتِ خدائی - ہمارا قانون قانونِ الٰہی ہی جو حاکم اور

رسالہ کا تدبیرِ ملک و اہلِ ملک ہے - یہ ایسا رُوکھا سُوکھا مضمون ہے کہ عام
خلائق شاید اُسکو پورا پڑہنے کی بہی نہین - اور اگر پورا پڑہینگے بہی تو
ایکبار پڑہکر دوبارہ ہاتہہ بہی نہ لگائین گے - مگر مترجم کا مقصود
اس ترجمہ سے یہ ہے کہ اس قسم کے خیالات سے بہی اہلِ ہند کو واقف
کردے - یہ اہلِ یورپ کا قول ہے کہ مسلمانون مین تدبیرِ ملک و تہذیب
قوم کے اصول کبہی مرتب نہین ہوئے - اگرچہ مین ابتدا مین اس قول
کو نہین مانتا تہا - مگر اب جو غور کرتا ہون تو یہ مقولہ کچہہ غلط بہی نہین پاتا ہون
نہ اسوجہ سے کہ مسلمانون مین لیاقت ایسی نہ تہی کہ یہ اصول مرتب کرتے
بلکہ نفس الامر مسلمانون کو اسکی ضرورت بہی نہ تہی اُنکی تدبیر و تہذیب دوسری
اصول پر مبنی تہی جو مُضر ہون یا مُفید ناقص ہون یا کامل بہر طور اہلِ یورپ
کے اصول سے جدا تہے اور جو بنی آدم کے فرد اور جماعت دونون پر یکسان
اثر رکہتی تہی - مسلمانون مین منع تہا جبّاری سلطنت کا قائم کرنا یا کسی فرد خاص کی
شخصی حکومت کا قبول کرنا ناجائز قرار دیا گیا ہے - ہمارے ہان دولت
دولتِ شخصی نہین ہے بلکہ دولتِ عامّہ ہے - ہمارا بادشاہ ہمارا خدا - ہماری
سلطنت سلطنتِ خدائی - ہمارا قانون قانونِ الٰہی ہے جو حاکم اور

رکہا گیا اور نہ ملت و قوم و رنگ مین کوئی رعایت کیگئی جو اصول اخلاق و معاشرت و تمدن کے مقرر کر دیے گئے وہ مسلمان و غیر مسلمان سب کے واسطے منصوص ہو گئے اور اونکی بابت ارشاد ہو چکا کہ اکملت لکم دینکم۔ نہ ہمکو ان مین تبدل و تغیر کی مجال اور نہ ترمیم و تنسیخ کا اختیار شاید اسہی واسطے مخالفین اسلام نے اس قانون پر یہ اعتراض کیا ہی کہ دین اسلام مین ترقی محدود کر دی گئی ہی افسوس ہی کہ بوجہ اختصار مین اس مقام پر وہ وجوہ بیان نہین کر سکتا جن کے ذریعہ سے یہ اعتراض بالکل باطل ثابت ہی۔ اسلام و یہودیت کے سوا دوسری کل اقوام قدیم و جدید نے اپنے اپنے واسطے قانون اختراع کر لئے ہین اس واسطے کہ تمدن بے قانون ممکن نہین ہی۔ مثلاً ہنود کے رشی و منی لوگون نے۔ یونان کے حکیمون نے۔ روبتہ الکبریٰ کے قیاصرہ نے اپنی اپنی قوم و ملت کیواسطے قانون مرتب کئے ہین اور انکا معاد و معاش خود انکی ساختہ اصول پر مبنی ہی جو ایسے لچکیلی ہین کہ ہر وقت اونمین خمیدگی پیدا ہو سکتی ہی۔ اسی طرح اقوام سبت النصاریٰ یعنی ممالک یورپ نے اپنے واسطے جدا جدا قوانین تمدن و معاشرت بنا لیئے ہین

رکھا گیا اور نہ ملت و قوم و رنگ مین کوئی رعایت کیگئی جو اصول اخلاق و معاشرت و تمدن کے مقرر کردیے گئے وہ مسلمان و غیر مسلمان سب کے واسطے منصوص ہوگئے اور اونکی بابت ارشاد ہوچکا کہ اکملت لکم دینکم۔ نہ ہمکو ان مین تبدل و تغیر کی مجال اور نہ ترمیم و تنسیخ کا اختیار شاید اسہی واسطے مخالفین اسلام نے اس قانون پر یہہ اعتراض کیا ہی کہ دین اسلام مین ترقی محدود کردی گئی ہی افسوس ہی کہ بوجہ اختصار مین اس مقام پر وہ وجوہ بیان نہین کرسکتا جن کے ذریعہ سے یہ اعتراض بالکل باطل ثابت ہی۔ اسلام و یہودیت کے سوا دوسری کُل اقوام قدیم و جدید نے اپنے واسطے قانون اختراع کرلیے ہین اس واسطے کہ تمدن بے قانون ممکن نہین ہی۔ مثلاً ہنود کے رشی و منی لوگون نے۔ یونان کے حکیمون نے۔ روما الکبریٰ کے قیاصرہ نے اپنی اپنی قوم و ملت کیواسطے قانون مرتب کیے ہین اور انکا معاد و معاش خود اُنکی ساختہ اصول پر مبنی ہی جو ایسے لچکیلی ہین کہ ہر وقت اونمین خمیدگی پیدا ہوسکتی ہی۔ اسی طرح اقوام مسیحی النصاریٰ یعنی ممالک یورپ نے اپنے واسطے جدا جدا قوانین تمدن و معاشرت بنا لیے ہین

رکھا گیا اور نہ ملت و قوم و رنگ مین کوئی رعایت کیگئی جو اصول اخلاق و معاشرت و تمدّن کے مقرر کردیے گئے وہ مسلمان و غیر مسلمان سب کے واسطے منصوص ہوگئے اور اونکی بابت ارشاد ہوچکا کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ۔ نہ ہمکو ان مین تبدّل و تغیّر کی مجال اور نہ ترمیم و تنسیخ کا اختیار شاید اسہی واسطے مخالفینِ اسلام نے اس قانون پر یہہ اعتراض کیا ہی کہ دینِ اسلام مین ترقی محدود کردی گئی ہی افسوس ہی کہ بوجہ اختصار مین اس مقام پر وہ وجوہ بیان نہین کرسکتا جن کے ذریعہ سے یہ اعتراض بالکل باطل ثابت ہی۔ اسلام و یہودیت کے سوا دوسری کُل اقوام قدیم و جدید نے اپنے واسطے قانون اختراع کرلئے ہین اس واسطے کہ تمدّن بے قانون ممکن نہین ہی۔ مثلاً ہنود کے رشی و منی لوگون نے۔ یونان کے حکیمون نے۔ روبتہ الکبریٰ کے قیاصرہ نے اپنی اپنی قوم و ملّت کیواسطے قانون مرتّب کئے ہین اور انکا معاد و معاش خود اُنکی ساختہ اصول پر مبنی ہی جو ایسے لچکیلے ہین کہ ہر وقت اونمین خمیدگی پیدا ہوسکتی ہی۔ اسی طرح اقوام مسیّت النصاریٰ یعنی ممالک یورپ نے اپنے واسطے جدا جدا قوانین تمدّن و معاشرت بنا لیے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کتاب کے ترجمہ کرنے سے ہمارا فرض منصبی اور دلی مقصود یہہ ہے کہ ہم اپنے ہم وطنون کے دلون مین علم سیاست کے حاصل کرنیکا شوق پیدا کرین تاکہ وہ اسطرف راغب ہون اور اس وسیع کشنیری کی پوری پوری حقیقت سے واقف ہو جائین اور اپنی ریاست کے قیام و استحکام اور ترقی علوم مین کوشش کرتے رہین۔ اسوقت خاص حیدرآباد کے ادنی اور اعلی پر فرض ہے کہ اوس عظیم الشان سلطنت اور مملکت خداداد کا خیال کرنا چاہیے۔ جسکو مغلون نے اپنی جان عزیز دیکر خونبہا کے عوض خریدا۔ اور مسلمانون

کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو سنبھالا۔ اور اُن کے بجھتے ہوئے ستارے کو دوبارہ علم کی تیز روشنی سے روشن کیا جو اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ ہی۔ ہمین یہ جاننا ضرور ہی کہ ریاست بے سیاست اور سیاست بے علم ممکن نہین۔ غور کرنا چاہیے کہ ابتدای آفرینش سے تا زمانہ مسیح علیہ السلام باعث جہالت انسان کی قوم کی کسقدر بربادی ہوئی اور کیسے کیسے سلاطین الوالعزم اور اُن کے خاندان نیست و نابود ہو گئے جنکا آج نام و نشان نہین رہا۔ چھہ سو برس کے بعد عربون نے پھر علم کو ترقی دی اور سیاست مدن کو کمال تک پہونچایا کہ مغرب سے مشرق تک اُنکا سکہ بیٹھہ گیا اور اُن جاہل اقوام کو کیسا شایستہ بنا دیا جو آج دنیا پر حکمران ہین اور اسی سیاست کے ذریعہ سے قیام سلطنت اور استحکام مملکت کو ترقی دی رہی ہین اور علوم کے فروغ دینے مین اپنے آپ نظیر ہین وای برحال اُنکی جو اپنی میراث جدی کو بھی کہو بیٹھے اور جو کچھہ تعلیم پائی تھی اُسکو بھی بھول بھال چوپٹ کر دیا۔ گویا خود ترقی کے جانی دشمن اور تنزل کے دلی دوست بنے۔ آزادی کو غلامی سمجھا اور غلامی کو آزادی۔ تواریخ کو دیکھنا چاہیے کہ پہلی اسلامی سلطنتون مین جبتک کہ لوگ تدبیر مملکت

مین تعلیم نہ پا لیتے تھے تب تک سرکاری ملازمت کے مستحق نہین سمجھے
جاتے تھے - اب تعلیم کا مآل نوکری پر منحصر رکھا گیا ہی - حالانکہ نوکری
کی بنیاد زبان کی نوک پر ہے - تعلیم کا ماحصل یہ ہی کہ علوم کے ذریعہ
سے ایجاد کرین - تجارت کو ترقی دین کہ اپنی قوم کو نفع پہونچے - ملک
کو رونق ہو - مملکت کو استحکام ہو - افسوس صد افسوس کہ آجکل ہماری
ریاست کے عہدہ دار نمکخوار اور معززین باوقار کا یہ حال ہے کہ سوا ے
خودغرضی اور عیش و آرام کے دوسرا کام نہین - کوئی اسطرف توجہ
نہیں کرتا کہ خود بھی علم پڑھے اور اپنے اطفال کو تعلیم دے اور بلکہ فوجی
مدرسے مین بھی داخل کرے کہ اپنی سلطنت کو قوت اور بادشاہ کی حمایت
ہو - اسوقت جو اس سلطنت ابد پائدار کو استحکام ہی وہ صرف اللہ
جل شانہٗ کی مدد اور سرکار عظمت مدار انگلیشیہ کی حمایت اور ہماری بادشاہ
ظل اللہ قدر قدرت اعلحضرت حضرت بندگان عالی متعالی میر
محبوب علیخان بہادر آصفجاہ سادس مدظلہ العالی کی دانشوری
سے ہے کہ خزانۂ عامرہ سے لاکھون روپیہ صرف کیا اور جابجا مدرسے
کھولدیے کہ اہل ملک تعلیم سے فیضیاب ہون - اسی واسطے

مین تعلیم نہ پا لیتے تھے تب تک سرکاری ملازمت کے مستحق نہین سمجھے
جاتے تھے - اب تعلیم کا مآل نوکری پر منحصر رکھا گیا ہی - حالانکہ نوکری
کی بنیاد زبان کی نوک پر ہے - تعلیم کا ماحصل یہ ہی کہ علوم کے ذریعہ
سے ایجاد کرین - تجارت کو ترقی دین کہ اپنی قوم کو نفع پہونچے - ملک
کو رونق ہو - مملکت کو استحکام ہو - افسوس صد افسوس کہ آجکل ہماری
ریاست کے عہدہ دار نمکخوار اور معززین باوقار کا یہ حال ہے کہ سوا ے
خودغرضی اور عیش و آرام کے دوسرا کام نہین - کوئی اسطرف توجہہ
نہیں کرتا کہ خود بہی علم پڑہے اور اپنے اطفال کو تعلیم دے اور بلکہ فوجی
مدرسے مین بہی داخل کرے کہ اپنی سلطنت کو قوت اور بادشاہ کی حمایت
ہو - اسوقت جو اس سلطنت ابد پائدار کو استحکام ہی وہ صرف اللہ
جل شانہ کی مدد اور سرکار عظمت مدار انگلیشیہ کی حمایت اور ہماری بادشاہ
ظل اللہ قدر قدرت اعلحضرت حضرت بندگان عالی متعالی میر
محبوب علیخان بہادر آصفجاہ سادس مدظلہ العالی کی دانشوری
سے ہے کہ خزانۂ عامرہ سے لاکھون روپیہ صرف کیا اور جابجا مدرسے
کھولدیے کہ اہل ملک تعلیم سے فیضیاب ہون - اسہی واسطے

اور اُن کو کوئی نہین پوچھتا ؟

اب بہی اے ہموطنو کچھ وقت باقی ہی - جلد اپنے خواب غفلت سی اٹھو اور نمک حلالی کے ساتھ اپنے گھر کا انتظام کرو اور اپنے کو جلّاد کی خون ٹپکتی ہوئی تلوار یعنی بداقبالی سے بچانیکی کوشش کرو - ورنہ خدا نخواستہ تمہارے لئی بہی وہ دن آنیوالا ہی کہ جو اسوقت یہودیونپر گذر رہا ہے اُن لوگونپر روس مین یا ایران مین - فرانس مین - اسپین مین اور افریقہ مین وہ ظلم اور تصدیع ہو رہی ہی جسکا لکہنا تو ایک طرف صرف خیال کرنیسے رونٹے اُٹھہ کہڑی ہوتے ہین -

وحشیونمین بہی اتنی عقل ہی کہ جب وہ جنگل مین شیر کو دیکہتی ہین تو آپس کی لڑائی کو ملتوی رکہکر سب شیر کے نکالنے مین یکدلی کیساتھ کوشش کرتے ہین - تمکو تو خدا تعالی نے خطاب اشرف المخلوقات کا دیا ہی اُٹھو اور اپنے بادشاہ کے ارد گرد جمع ہو جاؤ پھر ہم دیکھین تمہاری ترقی کو کون روک سکتا ہے - بالخصوص اسوقت کو غنیمت سمجھو کہ برطانیہ اعظم کی شوکت اور قوت کیوجہ سے ہم لوگ کس فارغ البالی اور آرام کیساتھ زندگی بسر کر رہی ہین -

منت انچہ حق بود گفتم تمام		تو دانی دگر بعد ازین والسّلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فلارنس[1] کے حکما مین سے سب سے مشہور حکیم نے دنیوی ناموری کی نظیر ہوا سے دی ہے جو کبھی اسطرف چلتی ہے اور کبھی اُسطرف اور جتنی بار ہوا اپنا رُخ بدلتی ہے اُتنی ہی دفعہ نام بھی بدلتا ہے۔ ہر طرف سے اور احاطۂ تاریخ کے سب کونون سے گھومتے ہوئے فتواے عام کے متلون جھوکے میکیاوِلی کی ٹیڑہی ترچھی اور بدنما شہرت کو ملک سے ملک کو نسلاً بعد نسلٍ بیشمار اور مختلف صورتون مین متواترا وڑاے لیئے چلے آتے ہین۔ اسکے انتقال کو پچاس برس بھی نہ گذرے تھے کہ اسکا نام ضرب المثل بنگیا تھا

[1] یہہ اطلی کا ایک مشہور شہر ہے کہ جو تیرہوین صدی عیسوی مین پایۂ تخت ایک چھوٹی جمہوری ریاست کا تہا۔

ٹامس[1] کرامول نے - ایلزابت[2] تک اور قتل ضمان برتہالی میو

سے لیکر زمانہ لیگ اور فرانڈ تک ور عہد چودہوین لوا[3] بس اور ریو[4]

لوشن اور امپایر سے لیکر تیسرے نپولین[5] اور واقعات ماہ ڈسمبر[6]

تک اور لوتہرن[7] ریفرمیشن سے بسمارک[8] تک اور فرڈینانڈ[9] دی

کاتلک سے ڈان[10] کارلوس تک اور ر[11]وما کی تباہی سے گاریو[12]

برڈی - مازینی[13] اور کاور[14] تک اور تمام مغرب کے بڑے ممالک مین

یہہ ایک عجیب وغریب سایہ آسیب لوگون کے دماغون مین پھرتا

ہوا نظر آتا رہا ہے - کبہی اُنکو جوش دلاتا ہوا کبہی ڈراتا ہوا کبہی غصہ دلاتا

ہوا اور کبہی اُنکو پریشان کرتا ہوا - ایک ناپاک جادوگر کی طرح جو عقل

---

[1] یہہ بہت بڑا وزیر آٹہوین ہنری کا تہا (انگلینڈ) [2] یہہ ملکہ انگلستان تہی - ۱۵۳۳ع - [3] شہنشاہ

فرانس ۱۶۴۳ع - [4] اوس بڑی انقلاب کو کہتی ہین جو ۱۷۸۹ع کی شروع مین فرانس مین ہوا تہا - [5] یہہ

بہانجا نپولین اول کا تہا - جو پہلے فرانس کی جمہوری سلطنت کا میر مجلس تہا مگر خود ۱۸۵۲ع [6] ماہ دسمبر

مین یہان کا بادشاہ بن بیٹہا - [7] یہہ اوس زمانہ کو کہتی ہین کہ جس مین لوتہر نے ایک نیا مذہبی فرقہ

عیسائیون کا قائم کیا تہا - [8] یہہ ایک نامی وزیر جرمنی کا تہا جسنے اس جدید سلطنت جرمن کو قائم کیا

[9] یہہ بادشاہ اسپین کا تہا - [11] یہہ پایہ تخت اٹلی کا ہے - [12 و 13 و 14] یہہ یورپ کے مشہور محقق ہین -

ٹامس[1] کرامول نے - ایلزابت[2] تک اور قتل صان برتہالمیو
سے لیکر زمانہ لیگ اور فرانڈ تک اور عہد چودہوین لوئی[3] سے اور ریوو[4]
لوشن اور امپایر سے لیکر تیسرے نپولین[5] اور واقعات ماہ ڈسمبر[6]
تک اور لوتہرن[7] ریفرمیشن سے بسمارک[8] تک اور فرڈینانڈ[9] دی
کاتلک سے ڈان[10] کارلوس تک اور روما[11] کی تباہی سے گاریبو[12]
بردی - مازینی[13] اور کاور[14] تک اور تمام مغرب کے بڑے ممالک مین
یہہ ایک عجیب وغریب سایہ آسیب لوگون کے دماغون مین پہرتا
ہوا نظر آتا رہا ہے - کبہی انکو جوش دلاتا ہوا کبہی ڈراتا ہوا کبہی غصہ دلاتا
ہوا اور کبہی انکو پریشان کرتا ہوا - ایک ناپاک جادوگر کی طرح جو عقل

---

[1] یہہ بہت بڑا وزیر آٹہوین ہنری کا تہا (انگلینڈ) [2] یہہ ملکہ انگلستان تہی ۱۵۳۳ء - [3] شہنشاہ
فرانس ۱۶۴۳ء - [4] اوس بڑی انقلاب کو کہتے ہین جو ۱۷۸۹ء کی شروع مین فرانس مین ہوا تہا - [5] یہہ
بہانجا نپولین اول کا تہا - جو پہلے فرانس کی جمہوری سلطنت کا میر مجلس تہا مگر خود ۱۸۵۲ء ماہ دسمبر[6]
مین یہان کا بادشاہ بن بیٹہا - [7] یہہ اوس زمانہ کو کہتے ہین کہ جس مین لوتہر نے ایک نیا مذہبی فرقہ
عیسائیون کا قائم کیا تہا - [8] یہہ ایک نامی وزیر جرمنی کا تہا جسنے اس جدید سلطنت جرمن کو قائم کیا
[9] یہہ بادشاہ[10] اسپین کا تہا - [11] یہہ پایہ تخت اطلی کا ہے - [12و13و14] یہہ یورپ کے مشہور محقق ہین -

پڑا تو اس شخص کا نام بھی اُن کتابون کی فہرست مین لکھا گیا جنکے پڑہنے کی عام طور پر منادی تھی - اور جو اب پرس یعنی چھاپے کے ایجاد ہونے سے ظاہری ہستی مین نمودار ہونی شروع ہوئی تھین اور اب فوراً اسپر یہہ الزام لگایا گیا کہ یہہ خارجی - گمراہ - جھوٹا - اور دشمن ایمان اور راستی کا ہے اور اسکی ایک تصویر تیار کر کے اُسکو جلا بھی دیا تھا - اسکی کتاب پر یہہ الزام لگایا تھا کہ خاص شیطان کے ہاتھ سے لکھی گئی ہے - جو طوفان زبان درازی سولہوین صدی کے علما اور جُہلا دونون مین مچا ہوا تھا کسی زمانے مین اپنا نظیر نہین کہتا - اور مُردہ مچیاولی نے بھی اِس زبان درازی کا پورا حصّہ پایا - جیسا کہ والٹیر[1] نے ڈانٹے[2] کی نسبت کہا تہا کہ اسکی ناموری ساتّ اسلیئے ہے کہ اُسکو کوئی نہین پڑہتا اوسی طرح مچیاولی کو جو بُرا نام ملا ہے اسکی بھی یہہ ہی وجہہ ہے کہ لوگون نے اُسپر الزام لگائے اور اسکی کتاب کی ترمیم کی اور بُرا کہا - مگر کبھی اُسکو پڑہا نہین - کاتلکس[3] نے اسکو دشمن ہولی سی[4] کا

---

[1] یہہ مشہور محقق فرانس کا گذرا ہے - [2] اٹلی کا مشہور شاعر تہا -

[3] عیسائیون کا ایک فرقہ ہے جو پوپ کو مانتا ہے -

[4] اُس جاے کو کہتے ہین کہ جہان پر پوپ اپنی حکومت کرتا ہے -

جانکر حملے کئے اور پراٹسٹنٹس[1] نے جو اسپر یورش کی تو یہہ خیال کرکر کہ بجائے اصل ایمان و قانون چرچ کے یہہ اُن مذہبی خیالات کو جو زمانہٗ قدیم مین رُوما مین پہیلے ہوئے تھے پھر پھیلایا چاہتا ہے - جب دونون کاتلکس اور پراٹسٹنٹس اسکو گالیان دیتے تھے تو آپس مین بھی ایکدوسرے کو مچیاولی کا چیلہ قرار دیتے تھے - فرانس مین بھی قومی نفرت جو کہ والدہٗ شاہ کے ساتھ اسوجہہ سے تھی کہ وہ قوم اطالین سے تھی مچیاولی تک بھی جا پہونچی اور اسکی کتاب کو کہا گیا کہ الہام سے کیتھرین ڈی میڈیچی[2] کے لکھی گئی ہے کیونکہ وہ اس ملک کے باپ کے نام سے معنون تھی اور بنیاد برتھالومیو کے قتل کی اور ہیوگونا[3] ٹ کے جنگ کی سمجھی جاتی تھی - اسپین مین اسکے برعکس بنیاد قرار دیگئی تھی - اور درحالیکہ یہ شخص دوسرے ممالک مین قتل و ظلم کا حامی

---

[1] عیسائیون کا ایک فرقہ ہے کہ جو پوپ کو نہین مانتا -

[2] یہہ اٹلی کی شہزادی تہی جسکی شادی بادشاہ فرانس کے ساتھ ہوئی تہی -

[3] ایک فرقہ فرانسیسون کا ہے کہ جو اپنے مذہب کے لیئے اپنے حاکمون سے ہمیشہ باغی رہا

کہا جاتا تھا یہان پر شدید نفرت کے ساتھ دشمن مذہبی جنگ کا اور طرفدار
اُس خلاف فطرت چیز یعنی آئین یونانی مین مذہبی رعایت کا سمجھا جاتا
تھا - انگلینڈ مین شاہی طرفدارون نے اسکو مُجدّد کا خطاب دیا تھا - اور
رعایا کے طرفدار اسکو جسوئیٹ[1] کہتے تھے - ایک حال کے جرمن مصنف نے
الزبیتھن لٹریچر[2] مین اس شخص کا ذکر ۳۹۵ مقامات مین دیکھا - ان سب نے
اُسکو دغا مین اور بغض مین اور مکر مین شیطان لعین کا ساتھی بتایا ہی - سب
کو معلوم ہی جسطرح ہوڈیبر اس نے اس شخص کے نام کو ماخذ شیطان
کے اُس نام کا قرار دیا ہے جو ہمارے روزمرّہ محاورہ مین ہی - گو علمانے
ہمکو بتا دیا ہے کہ اس محاورہ کی اصل اسم نائیک سے تعلق رکھتی ہی
جسکو ملک ناروی[3] کی مذہبی کہانیون مین آبی بھُوت کہتے ہین - جب
پادریون کو کمپر اٹیو میتھڈ یعنی تشبیہ کے طریقے سے فتنہ اور شرارت

[1] عیسائیون کے ایک مذہبی فرقہ کو کہتے ہین - [2] وہ تصنیفین جو ملکہ الزابت کے زمانہ مین شائع ہوئی تھین

[3] ملک ناروے جو یورپ کے شمال کیطرف واقع ہی -

[4] یہ ایک طریقہ تاریخ نویسی کا ہی جسمین ایک زمانہ کی برروی کار لوگون کو دوسرے زمانے کے برروی
کار لوگون سے مقابلہ و مشابہت دیکر نتیجہ نکالتے ہین -

کی نوبت آئی اور اپنے ہاتھ اُوسکی بیباک بدذاتی کی طرف اوٹھائے کہ اسکو اتنی جرأت ہوئی کہ اُسنے انجیل کے لوگون کو اور کفر کے مشہور تاریخی لوگون کو مساوی تصور کیا مثل بادشاہ حضرت داؤد علیہ السّلام اور فیلقوس مقدونیہ۔ جب کبھی کوئی خراب نام وریائی استعمال مین تیرتا ہوا پہونچتا تہا تو وہ اوٹھاکر مچیاولی کی طرف پھینکدیا جاتا تھا اور اوسکا نام بھی اون بہت خراب نامون مین شمار کیا جاتا تہا جو کسی بد نام شخص کو دیئے جاتے ہین ایورونز[1] کا نام دو صدیون تک طعنہ زنی اور لامذہبی مین مشہور ہوگیا تہا اور مچیاولی گوان مسائل کو جن سے اس مسلمان تھنکر[2] کے دماغ کو حرارت پیدا ہوئی تہی بالکل نہین مانتا تہا جیساکہ وہ ٹامس آکیمپس کے باطنی تقدس کو بہی خیال مین نہین لاتا تہا مگر تب بھی یہہ حقارت سے ایورونز کا شاگرد سمجھا جاتا تہا جب تاریخ ٹسیٹس[3] کی منکشف کیگئی تو ایک اسکول کے پالیٹیشینس[4] نے اس کتاب

---

[1] اسکو عربی مین ابن رشد کہتے ہین جو کہ مشہور مسلمان محقق تہا۔

[2] محقق کو کہتے ہین۔ [3] روما کا مشہور مؤرخ ہے۔ اسکی مصنفہ تاریخ گم ہوگئی تھی۔

[4] مدبّرون کو کہتے ہین۔

گو ایک رسالہ دستور العمل واسطے شاہان ظالم کے قرار دیا اور دوسرے
اسکول نے اسکو خلاف مین ہولی رومن امپایر[1] کے استعمال کیا اور
اس زمانے کے طوفان نے اسکے نام کو اور ٹیسٹیس کے نام کو ایسا
نیچے اوپر کیا کہ یہہ دونون ایک ہی معنی مین استعمال ہونے لگے۔
یہان پر ممکن نہین ہے کہ مچیاولی کے نام اور اسکی تصانیف کی ہر
بدلتی ہوئی قسمت کو بیان کرین۔ کہانی اُن نکتہ چینیون کی جو مچیاولی
پر اس ہماری صدی مین ہوئی ہین بہت طویل ہے وہ نکتہ چینیان ساتھ
ساتھ اُس بڑی لمبی پولیٹیکل واقعات کی نہر کے بہ رہی ہین جو کانٹینٹل
یورپ مین سے گذری ہے۔ اور آخر واقعات ہی کتابون کی قسمت
کو بناتے ہین نہ کہ کتابین ہین جو واقعات کو پیدا کرین فرانس کا انقلاب
اطلی کا یونیفیکیشن[2] جرمنی کا یونیفیکیشن۔ قومی مسئلہ کا زور کرنا میٹیوریل[3]
قوت کا گر جانا آرمڈ پیپل[4] کے خیال کا پورا ہونا ان سب واقعات نے
یکے بعد دیگرے ہر قسم سے ان مسئلون کو چھیڑا جنپر مچیاولی نے بہت

[1] یہہ اُس سلطنت کو کہتے ہین کہ جب اطلی اور جرمنی ایک ہی بادشاہ کے زیر حکومت تھین۔

[2] یعنی قومی اتحاد۔ [3] یعنی مذہبی نہین۔ [4] یعنی ہتیار بند۔

جرأت کے ساتھ بحث کی ہے۔ اوسکی یادگاری کی سِل پر جو سانٹا کروس[1] کے گرجا مین جمی ہوئی ہے یہ الفاظ کندہ ہین "اتنے بڑے نام کی کوئی تعریف نہیں ہو سکتی" اس حد سے زیادہ تعریف کے مبالغے کے یقین کرنے کے لیے ہمکو خیال مائیکل انجلو اور گالیلیو[2] کا کرنا چاہیے جو اُسکے پاس سو رہے ہین تاکہ ہم اوس تبدیل خیالات کو سمجھ جائین جو اب اوسکی طرفداری میں اوتنی ہی دور چلے گئے ہین جتنی دور کہ پُرانے مباحثے اُسکے خلاف مین گئے تھے۔ اس امر مین احتمال ہے کہ مچیاولی کی تصنیفات وسعت کے ساتھ اس ملک (انگلنڈ) مین پڑھی گئی ہین۔ ٹامس کرامول جو زبردست اور مشہور وزیر آٹھوین ہنری[3] کا تھا کارڈینل پول[4] سے کہتا ہے کہ بہتر ہوگا اگر مین خیالی تصویر کھینچنے والون کو مثل پلیٹو[5] کے ایکطرف پھینکدون اور ایک نئی کتاب جو کہ تیز طبع اطالین[6] یعنے مچیاولی نے تصنیف کی ہے پڑہون جسنے معاملۂ سیاست کو عملی طور پر بیان کیا ہے۔ کرامول اپنے پہلے سفرون مین چند بار اطلی بھی

---

[1] یورپ کا ایک شہر۔ [2] [3] یورپ کے مشہور لوگ تھے۔ [4] بادشاہ انگلنڈ سولہوین صدی مین گذرا۔

[5] پوپ کا سفیر انگلستان مین تہا۔ [6] افلاطون کو کہتے ہیں۔ [7] یعنی اطلی کا باشندہ

گیا تھا اور شاید وہ فلارنس میں اوسی وقت موجود تہا کہ جب مچیاولی
اپنے کنٹری فارم میں یعنی گاؤن میں اپنی تصنیفات میں مشغول تہا۔ مگر
ایک کرامول سے بھی زیادہ چمکتی ہوئی تصویر انگریزی تاریخ میں مثل
قوت مقناطیسی مچیاولی کی تیز طبیعت کی طرف کہچتی ہوئی نظر آتی
ہی۔ یہہ بیکن[1] ہے۔ یہہ امر لازمی تہا کہ بیکن کا وسیع اور ہر چیز جذب
کرنیوالا ذہن مسئلہ سیول گورنمنٹ کی طرف اوس استدلال کی
بڑہانے کی تعریف کرتا جن استدلال سے اسنے خود بھی ظاہری نیچر
کے مسائل دریافت کیے تھے اور جنکی وہ بہت دھوم دھام سے
ساتھ تعریف کرتا ہے۔ بیکن کہتا ہی کہ ہم بہت ہی مشکور ہین مچیاولی
کے اور اُن لوگون کے جنہون نے یہہ لکھا ہی کہ آدمی کیا کیا کرتے
ہین نہ کہ آدمیون کو کیا کرنا چاہیے۔ دلیل لمّی کو ترک کرنا۔ اور اس امر
سے انکار کرنا کہ اثبات حق کیواسطے سند اقوال مصنفین گذشتہ کافی
سمجھی جائے۔ اور وہ قضیہ جسکا کبری ہنوز ثبوت طلب ہی اوسکو ترک کرکے
اوسکی عوض ایک سلسلہ واقعات مجربہ کا قائم کرنا۔ یہہ ایک منطقی انقلاب

[1] انگلنڈ کا مشہور محقق تھا۔

تھا جو کسی ایک خاص بحث سے مخصوص نہین رہ سکتا تھا۔ بکین کے زیادہ
تر اشارے پرنس کیطرف نہین بلکہ ڈسکورس کیطرف ہین مگر اسکے
دماغ نے ان دونون کتابون کو اچھی طرح ہضم کیا تہا اور اسکی مصنفہ
رسالے بہی میچیاولی کے خیالات کے اثر کا نشان قطعی طور پر رکہتے ہین
بکین کا جو اصل مفہوم تاریخ کیطرف سے تہا وہ گویا میچیاولی ہی کا تہا۔
تاریخ کا منصب یہہ ہی کہ واقعات کو ہدایت کے ساتہہ بیان کرے۔ اُنپر
غور کرنا اور اُن سے نتیجے نکالنا ہر شخص کی عقل کی آزادی اور تیزی فہم
پر چھوڑ دے۔ اسنے خود جو تاریخ آٹھوین ہنری کی لکہی ہے وہ ایک
عمدہ نمونہ ہی اُس سوانح عمری کا جو میچیاولی ایک ایسے بہادر پر لکھ
سکتا تہا۔ میچیاولی کے پولٹیکل سکول کا سب سے زبردست انگلش
محقق ہابز ہے اسنے بھی اسیطرحکے نتائج ایسے ہی تجربون سے
پیدا کیے یعنی اپنے وطن مین بسبب خانہ جنگی پریشانی کا قائم ہونا۔ اور
دیگر ممالک مین کل حکومت کا ایک شخص کے ہاتھ مین جمع ہونا۔ ان سب
باتون کو اُسنے بہت غور سے کئی برس کے سیر و سفر مین دیکھا۔ ہابز بہی

[1] یہہ میچیاولی کی تصنیفین ہین [2] انگلستان کا مشہور محقق تہے۔

ایک ذرجہ لم ہارنگٹن[1] ہے جسکی کتاب اوسی انیا یعنی نمونہ ایک جمہوری حکومت کا ایک زمانے مین مشہور تھی اور سچ پوچھو تو یہہ ایک بہت ہی قابل تصنیف اسطرحکے علم مین ہی۔ ہارنگٹن نے اطلی مین سفر کیا تہا اور یہان کی تدبیر مملکت کو اور اُن کتابون کو جو اسپر لکہی گئی تھین خوب سمجہتا تہا اور شاید اسنے مچیاولی کی بہی تصنیفونکا بہ نسبت دیگر اپنے ہموطنون کے زیادہ ہمدردی سے مطالعہ کیا تہا یہی شخص جب رسٹوریشن[2] کے بعد لکہہ رہا تہا تو ہم سے کہتا ہی کہ مچیاولی کی تصنیفات جاہ غفلت مین ڈوبی ہوئی تھین چند اشارے مچیاولی کیطرف پیٹر بیٹ کنگ اور دوسری تصنیفات مین بولنگبرک[3] کی بہی موجود ہین مگر وہ اشارے بقول بیکن کے اسطرحکے ہین کہ جیسے لونگین کسی کہانیمین خوشبو اور لذت کے لیے ڈالدیتے ہین۔ کیونکہ اس اٹالین کے پُر معنی خیالات کو ایسا مصنف اپنی کتابون مین بالکل قابل توجہ جاے نہین دیسکتا تہا جسکو اپنی تصنیفات سے بہی یہی منظور

[1] انگلستان کے مشہور محقق تہے۔ [2] شخصی سلطنت کا انگلستان مین دوبارہ قائم ہونا۔

[3] انگلستان کا مشہور مدبر تہا۔

تہا کہ عمدہ گتھے ہوئے فقرے اور لفظون کو بوج ہوا مین غوطہ دی تا کہ دماغ کی
عوض صرف کان ہی اوسکی لذت سے بہرہ مند ہون - ہیوم نے معلوم ہوتا ہے
کہ ڈسکورسنس کو اور پرنس کو اور تاریخ فلارنس کو غور کے ساتھ دیکھا ہی
اور اسکی مشہور تیز طبیعت نے اسکو منزل مقصود تک جا پہونچایا - ہیوم اِس
شبہہ کی بھی تصدیق کرتا ہی کہ ابھی دنیا بہ سبب کم عمری کے اس قابل نہین ہی
کہ بہت سے عام مسائل مسلّمہ علم سیاست مین قایم کر دیے جائین - ابھی
تک ہمکو تجربہ تین ہزار برس کا نہین ہوا ہے ہم نہین جانتے کہ فطرت انسانی
اپنے کو قابل کن بڑے انقلابون کا بنا سکتی ہی اور یہہ بھی نہین جانتے کہ کیا کیا
تغیر اور تبدل انسان کی رسمون اور قواعد مین ہو نیوالے ہین - اگر ہم مچیاولی
مین اور مانٹسکیو مین مقابلہ کرنے کی کوشش کرین تو ایک بہت بڑا جزو لکھنا
پڑیگا - بیشک مچیاولی کی تصنیفات نے مانٹسکیو کو اُسکی دونون کتابون یعنی
یعنی لعوس مختصر کتاب مین جو اُسنے روم منشر پر لکھی ہی اور دوسری وہ
قابل یادگار کتاب جو قانون پر ہے - ایک خاص سلسلہ خیالات پر قائم
کیا ہی - شاید یہہ کسی قدر بڑھا کر کہنا ہی جیسا کہ چند پختہ چینیون نے کہا ہی کہ تمام بڑی

انگلستان کے مشہور محقق تہو - اہل روما کو کہتے ہین -

اور جدید خیالات کی ابتدا مانٹسکیو سے پائی جاتی ہے مگر اسکی طرفداری
مین اور جو کچھ کہا جا سکتا ہی اسمین کم از کم اتنا تو صحیح ہے کہ گو اسکی تصریحات
مین بہت کچھ بیضابطگی اور تفصیلات مین ہزارون نقص پائے جاتے
ہین مگر اسنے یورپین خیالات کے دریا مین اس ادراک کو موثر طور پر تیرا دیا
کہ سوشل فنا مینان یعنی معاملات معاشرت انسانی مثل دیگر معاملات
فطرت کے ماتحت عام قانون کے ہین - اپنے اصول کا اسطرح
بڑہانا مچیاولی کی قدرت سے باہر تھا کیونکہ اسکے وقت مین علوم کو اس
قدر ترقی نہین ہوئی تھی اور جہانتک درجہ ثانی کے اختلافات منحصر ہین
اتنا کہنا کافی ہو کہ مچیاولی نے بشری جوہر کو بالکل گرا دیا تہا اور مانٹسکیو
نے بڑہا دیا تہا ایک اصل ماہیت کو دیکھتا تہا اور دوسرا خیال کو - ایک
نشئہ خیالات مین مخمور رہتا تہا - اور دوسرا سبک رفتار اور خوش مزاج
تہا اور ہر چیز کو بہتری کی نظر سے دیکھتا تہا - مانٹسکیو انسان کی اخلاقی
قوتون کا معتقد تہا اور مچیاولی اخلاقی قوتون کا ماننا تو ایکطرف وہ تو
یہہ بھی نہین جانتا تھا کہ اُن کو کہان پڑھونڈے - مانٹسکیو کی کتاب کی
لیئے مطالعہ درکار ہی - اور مچیاولی کی کتاب کو پولیٹکل ایکٹ یعنی نقل

اور جدید خیالات کی ابتدا مانٹسکیو سے پائی جاتی ہے مگر اسکی طرفداری
مین اور جو کچھ کہا جا سکتا ہی اسمین کم از کم اتنا توصحیح ہے کہ گو اسکی تصریحات
مین بہت کچھ بیضابطگی اور تفصیلات مین ہزارون نقص پائے جاتے
ہین مگر اسنے یوروپین خیالات کے دریا مین اس ادراک کو موثر طور پر تیرا دیا
کہ سوشل فنامینان یعنی معاملات معاشرت انسانی مثل دیگر معاملات
فطرت کے ماتحت عام قانون کے ہین - اپنے اصول کا اسطرح
بڑہانا مچیاولی کی قدرت سے باہر تھا کیونکہ اسکے وقت مین علوم کو اس
قدر ترقی نہین ہوئی تھی اور جہانتک درجہ ثانی کے اختلافات منحصر ہین
اتنا کہنا کافی ہو کہ مچیاولی نے بشری جوہر کو بالکل گرا دیا تھا اور مانٹسکیو
نے بڑہا دیا تھا ایک اصل ماہیت کو دیکھتا تھا اور دوسرا خیال کو - ایک
نشہ خیالات مین مخمور رہتا تھا - اور دوسرا سبک رفتار اور خوش مزاج
تھا اور ہر چیز کو بہتری کی نظر سے دیکھتا تھا - مانٹسکیو انسان کی اخلاقی
قوتوں کا معتقد تھا اور مچیاولی اخلاقی قوتون کا ماننا تو ایکطرف وہ تو
یہہ بھی نہین جانتا تھا کہ اُن کو کہان پر ڈھونڈے - مانٹسکیو کی کتاب کی
لیئے مطالعہ درکار ہی - اور مچیاولی کی کتاب کو پولیٹکل ایکٹ یعنی نقل

مملکت مین ہوئے ہین یہان بیان کرین - اوس بڑی جنگ مین جو فیما بین آزادی اور ظلم کے اسکے وطن مین ہوئی تہی میچیا ولی نے جمہوری فرقے کا ساتہہ دیا تہا - جب یہہ پارٹی سنہ ۱۸۴۹ع مین گری اور مڈیچی[1] دوبارہ تخت پر بیٹہا تو میچیا ولی کام سے علحدہ کردیا گیا اور قید ہوا اور اُس زمانے کے دستور کے موافق رسیون مین باندہکر اوس سے سوالات بہی کیئے گئے مگر جب دسوان لیو[2] تخت پر بیٹہا اور عام معافی کا حکم دیا تو اُسنے بہی اس حکم سے نفع اوٹہایا اور بعد رہائی سان[3] کاسیانو کو چلا گیا یہی وقت تہا کہ اُوسنے اپنی اون تصنیفات کو پورا کیا جنہون نے اوسکو مشہور کیا - یہان پر اسکی تصویر جو اسنے ایک اپنے دوست کے خط مین خود کہینچی تہی وہ یہہ ہے -

۱۰ - دسمبر سنہ ۱۸۱۳ع "مین اپنے فارم مین ہون اور اپنی اخیر مصیبتون کی بعد فلارنس مین بیس روز بہی نہین ٹہیرا - علی الصباح اوٹہتا ہون اور اپنے جنگل مین جہان لکڑی کٹ رہی ہی چلا جاتا ہون - اور اوس کام کو جو گذشتہ روز ہوتا ہے دیکہتا ہون لکڑی کاٹنے والون سے باتین

---

[1] بادشاہ اطلی - [2] یہہ پوپ تہا - [3] اطالیہ کا ایک شہر ہے

بھی ہوتی ہین جنکے پاس ہمیشہ کچھ نہ کچھ جھگڑے آپس کے یا ہمسایون کی
ہوا کرتے ہین۔ جنگل سے واپس آنے کے بعد کسی ایک کتاب کو مثل
ڈانٹے[1] یا پٹرارک[2] یا اور چھوٹے شعرا مین سے جیسے ٹبیولس[3]
یا اووڈ[4] بغل مین دبا کر کنوئین کیطرف جاتا ہون اور وہان سے اوس
جای پر جسکو پرندے پکڑنے کے لیئے مقرر کیا ہے بیٹھکر ان شعرا کی پُر
جوش کہانی کو پڑہتا ہون تا کہ اُنکی عشق بازی مجھے اپنے عشق کے
پُرانے حالات کو یاد دلائے اور یہی عمدہ طرز وقت گذارنے کا ہے
وہان سے اوٹھکر سرا کے دروازے مین گھُسکر راستہ چلنے والون سے
باتین کرتا ہون اور محلے کی خبرین دریافت کرتا ہون اور ہزارون طرح
کی باتین سُنتا ہون اور لوگون کے طرح طرح کے مذاق اور ظرافت کو بہ غور
دیکھتا ہون اسّتے مین وقت کہانے کا ہو جاتا ہی تب اپنے اہل و عیال
کیساتھ شریک ہو کر جو کچھ قلیل پیداوار میرے فارم مین ہوتی ہی کہا لیتا ہون
کھانے کے بعد مین پھر سرا کو جاتا ہون جہان پر اکثر میزبان کو اور ایک
قصائی کو اور ایک پنہاری کو اور ایک نانبائی اور اُسکی بی بی کو پاتا ہون

[1]-[2]-[3]-[4] یہہ اطلی کے نامی شعرا انہون سے تہے۔

ان ساتھیون کے ساتھ تمام دن فضول چیزین مثل پتے یا گاسن کی
کھیلتا رہتا ہون اور جب ہم ایک پائی کے لیے جھگڑتے ہین تو لڑائی
جھگڑے مین ہزارون بے عزتیان اور دشنام آمیز گفتگو ہوا کرتی ہی ہمارا
شور اسقدر ہوتا ہے کہ سان کا سیا نو تک سنا جاے مگر شام ہوتی
ہی گھر جاکر اپنے لکھنے کے کمرے مین داخل ہوجاتا ہون - کمرے سے باہر اپنے
دیہاتی کپڑون کو جو مٹی یا کیچڑ مین بھرے ہوے ہوتے ہین اوتار کر درباری
لباس پہن لیتا ہون اور یون حسب شان سجا ہوا قدیم وقت کے لوگون
کے دربار یعنی کتابخانے مین داخل ہوتا ہون جہان وہ بڑی محبت کے ساتھ
میرا استقبال کرتے ہین - اور جہان مین اُس غذا پر اپنی اشتہا کو پورا کرتا ہون
جو صرف میرا ہی حصہ ہی اور جس لیئے مین پیدا ہوا تھا - مجھو ان سے
باتین کرتے ہوئے اور جو جو کام کہ ان سے سرزد ہوئے ہین اُن کا
سبب پوچھتے ہوئے بالکل شرم نہین آتی اور وہ تقاضای آدمیت کی
زور سے مجھے جواب بہی دیتے ہین چار گھنٹے کے لیئے مجھے کوئی تکلیف
معلوم ہی نہین ہوتی کیونکہ تمام فکرون کو مین بھول جاتا ہون نہ افلاس
مجھے ڈرا سکتا ہی اور نہ موت خوف دلا سکتی ہی مین انکی صحبت مین پہونچا

ان ساتھیون کے ساتھ تمام دن فضول چیزین مثل پتّے یا گاسن کی
کھیلتا رہتا ہون اور جب ہم ایک پائی کے لیے جھگڑتے ہین تو لڑائی
جھگڑے مین ہزارون بےعزّتیان اور دشنام آمیز گفتگو ہوا کرتی ہی ہمارا
شور اسقدر ہوتا ہے کہ سان کا سیا نو تک سُنا جاے مگر شام ہوتی
ہی گھر جا کر اپنے لکھنے کے کمرے مین داخل ہوجاتا ہون - کمرے سے باہر اپنے
وبہاتی کپڑون کو جو مٹّی یا کیچڑ مین بہرے ہوئے ہوتے ہین اوتار کر درباری
لباس پہن لیتا ہون اور یون حسبِ شان سجا ہوا قدیم وقت کے لوگون
کے دربار یعنی کتابخانے مین داخل ہوتا ہون جہان وہ بڑی محبّت کے ساتھ
میرا استقبال کرتے ہین - اور جہان مین اُس غذا پر اپنی اشتہا کو پورا کرتا ہون
جو صرف میرا ہی حصّہ ہی اور جس لیئے مین پیدا ہوا تھا - مجھے ان سے
باتین کرتے ہوئے اور جو جو کام کہ ان سے سرزد ہوئے ہین اُن کا
سبب پوچھتے ہوئے بالکل شرم نہین آتی اور وہ تقاضای آدمیت کی
زور سے مجھے جواب بہی دیتے ہین چار گھنٹے کے لیئے مجھے کوئی تکلیف
معلوم ہی نہین ہوتی کیونکہ تمام فکرون کو مین بھول جاتا ہون نہ افلاس
مجھے ڈرا سکتا ہی اور نہ موت خوف دلا سکتی ہی مین انکی صحبت مین پہونچا

دی تہی اور قناعت کی تہی کہ دنیا کے کسی کونے مین بیٹہکر سورج اور تارونکو
تکا کرے اور کسی آسمان کے نیچے بیٹہکر تمام بامزہ حقائق کو سوچے - اور
نہ یہہ حوصلہ مند اور عالی مدبر ساونا رولا[1] کا ساتہہ دیسکتا تہا جس نے
زندہ جلنا منظور کیا بہ نسبت اسکے کہ وہ باز آئے جتانے سے لوگون
کے کہ فلارنس کی حالت اوسیوقت درست ہوسکتی ہے کہ جب ہم
مین خدا کا خوف پیدا ہوا اور اپنا طرز معاشرت بدلین - یہہ واقعہ اوس
وقت ہوا کہ جب مچیاولی نے نوکری چاکری شروع ہی کی تہی اسٹوک[2]
یعنی صوفی بننے کی قابلیت تو اسمین تہی ہی نہین - اسکے خانگی عادات
اور اخلاق سے کسیطرح بہتر نہ تہے جو اطلی مین اسی کے زمانے
مین مروج تہا اسکی جیب بہی روپیے کی کمی سے بہت خالی ہوگئی تہی -
اسکے تیز اور بیقرار دماغ نے حکومت سے علحدہ کردیے جانیکی بیماری
سے بہت تکلیف اوٹہائی - لوگ کہتے ہین کہ یہی مرض ہماری گورنمنٹ
کی مخالف پارٹی[3] کو بہی اگہیرتا ہے - اسکو بہت شوق ریاست مین

---

[1] یہہ اطلی کا مشہور مجتہد تہا - [2] یہہ ایک یونانی فلاسفر تہا جو رنج وخوشی کو یکسان سمجہتا تہا - یہہ نام اب اون لوگونکو دیا جاتا ہی جنکے خیالات اس سے ملتے ہوے ہون -
[3] زبان انگریزی مین فریق کو کہتے ہین -

پھر شریک ہونیکا تھا اور یہی وجہ ہوئی کہ اسنے اپنی کتاب کو لورنزو[1]

کے نام سے معنون کیا اس امید پر کہ ایسی باتین اسکے تجربہ اور ذاتی

قابلیت کا ثبوت پہونچا کر اون لوگون کو جنہون نے اسکی شہر کی آزادی

کو مٹا دیا تھا ترغیب اسکی دوبارہ نوکر رکھ لینے کی دینگی مگر اسکی ہوشیاری

نے نفع نہین پہونچایا اور کئی سال تک کتاب کے لکھنے کا نتیجہ ظاہر

نہین ہوا۔ بعدہٗ معمولی کام اسکی سپرد کیئے گئے سب مین بڑا کام اسکو

فلارنس کی تاریخ لکھنے کا دیا گیا تھا اسکو ۱۵۲۵ء مین ختم کر کے اوسنے

دسوین لیو کے نام سے معنون کیا۔ اسی زمانے مین اس نے ایک

نظم تقسیم کامیڈی بھی لکھی تھی جسکو چند لوگ قابل ارسٹا فینیز[2] کے بتاتے

ہین اور جو کسیطرح مولیئر[3] کی ٹارٹوف[4] سے کم نہین سمجھی جاتی ہے۔ مثل

بیکن اور دوسرے لوگون کے جنہون نے انسان کی رفتار اور

کامیابی پر حکیمانہ مضامین لکھے ہین مگر خود ناکام رہے۔ اسنے بھی اپنے موقعون

اور لیاقت کو خراب کر دیا تھا۔ اسپر غور کرنا ہمیشہ دلچسپ معلوم ہوتا ہے

---

[1] مچیاولی کے زمانے مین فلارنس کا بادشاہ تھا۔ [2] یونان کا مصنف شاعر تھا۔

[3] فرانس کا مشہور مصنف تھا۔

[4] مولیئر کی ایک تصنیف ہے۔

کہ لوگ دنیا کے بُرے برتاؤ کو اور اپنی بدقسمتی کو کسطرح سہتی ہین مچیاولی

کا دماغ اون دماغون مین تصور کرنا چاہیئی جو قابل پیچیدہ مسائل حل کرتی

کے تھے مگر جو بہت آسانی کے ساتھ لہو ولعب کی طرف بہی مُڑ جاتی تہی

اور اپنی ناکامیابی کی تسلی اسطرح کرتے تھے کہ خود اپنی ہنسی اوڑا نے لگتی تہی

او قسمت سے بدلہ مسخرہ پن کے ساتھ لیتے تھے۔ یہہ ہی رگ اُس عمدہ تمسخر

اور ہجو کی ہی جس نے اس ہمہ دان طبیعت کو آخر زمانے مین بدلدیا تہا پھر

بہی اپنی ثابت قدمی کو مغلوب نہ ہونے دیا اور اُن امور کو جو متعلق بعوام

تھے نہ چھوڑا اور اب اونے کچھ سوال و جواب فن جنگ پر اپنے ہموطنون

کو یہہ ترغیب دینے کے لیئے تیار کیئے کہ وہ کرایہ کی فوج کی عوض ایک

اپنی قومی فوج قائم کرین اور آج یہی خیال یورپ مین پھیلا ہوا ہی۔ کچھ

ہی روز انتقال کے قبل اسنی ایک اپنی دوست کو یہہ لکھا تہا "مین سچا خیر خواہ اپنی

ملک کا ہون"، اور اس خیال کے لوگون نے مچیاولی کو مثل شیر کے

تصور کیا تہا جو لومڑی کے بھیس مین پھرا کرتا تہا اور گو یہہ فریب دیتا تہا

او کھیل و تمسخر کرتا تہا مگر اپنے دل سے خیر خواہ ملک کا تہا اور گوماز یینی

کا یہہ قول تہا کہ اطلی کے اوجڑنیکا سبب یہہ تہا کہ مچیاولی کی تصنیف

کہ لوگ دنیا کے برُے برتاؤ کو اور اپنی بدقسمتی کو کسطرح سہتی ہین مچیاولی
کا دماغ اون دماغون مین تصور کرنا چاہیے جو قابل پیچیدہ مسائل حل کرنے
کے تھے مگر جو بہت آسانی کے ساتھ لہو و لعب کی طرف بہی مڑ جاتی تہی
اور اپنی ناکامیابی کی تسلی اسطرح کرتے تھے کہ خود اپنی ہنسی اوڑا نے لگتے تہی
اور قسمت سے بدلہ مسخرہ پن کے ساتھ لیتے تھے۔ یہہ ہی رگ اُس عمدہ تمسخر
اور ہجو کی ہی جس نے اس ہمہ دان طبیعت کو آخر زمانے مین بدلدیا تہا پھر
بہی اپنی ثابت قدمی کو مغلوب نہ ہونے دیا اور اُن امور کو جو متعلق بعوام
تھے نہ چہوڑا اور اب اوسنے کچھ سوال و جواب فن جنگ پر اپنے ہموطنون
کو یہہ ترغیب دینے کے لیئے تیار کیئے کہ وہ کرایہ کی فوج کی عوض ایک
اپنی قومی فوج قائم کرین اور آج یہی خیال یورپ مین پھیلا ہوا ہی۔ کچھ
ہی روز انتقال کے قبل اسنے ایک اپنے دوست کو یہہ لکھا تہا "مین سچا خیرخواہ اپنے
ملک کا ہون" اور اس خیال کے لوگون نے مچیاولی کو مثل شیر کے
تصور کیا تہا جو لومڑی کے بھیس مین پھرا کرتا تہا اور گو یہہ فریب دیتا تہا
اور کھیل و تمسخر کرتا تہا مگر اپنے دل سے خیرخواہ ملک کا تہا اور گو ماریینی
کا یہہ قول تہا کہ اطلی کے اوجڑنیکا سبب یہہ تہا کہ مچیاولی کی تصنیف

جسوقت ہر فرقہ خانہ جنگی مین مشغول اور بیرونی تباہ کنندہ امداد کا
خواستگار رہتا تہا۔ تہیوسڈایڈز کہتا ہی کہ یہہ سخت آفات ہمیشہ ہوتی
آئی ہین اور اب بھی ہوتی رہینگی جبتک کہ بشری خصلت ایک حالت
پر رہیگی۔ الفاظ کا تعلق چیزون سے جاتا رہتا ہے یہان تک کہ انکو
معنی بہی بدلدیے جاتے ہین تاکہ وہ انتقامی سظالم اور نئی چالاکیونکے
لئے استعمال کیئے جائین۔ وحشیانہ طاقت اور سب صفات سے
زیادہ پسند کیجاتی ہی۔ مغلوب الغضب آدمی پر ہمیشہ بھروسا کیا جاتا
ہے۔ سادگی جو کہ اصل جزو عالی طبیعت کا ہے ہنسی مین اوڑا دیجاتی
ہی۔ چہوٹی عقل کے لوگ زیادہ تر کامیاب ہوتے ہین۔ انتقام لینے
کو اپنی خود حفاظت سے زیادہ عزیز رکھتے ہین۔ اور لوگون کو زیادہ مزہ
ملتا ہی دغابازی سے انتقام لینے مین بہ نسبت اسکے کہ وہ کہلا ہوا ہو۔
یہہ سب بری باتین جو آتھنس[1] ۔ کارنت[2] ۔ کارسیرا[3] مین حضرت
عیسیٰ سے بھی پانچ صدیان پہلے موجود تھین وہ اس سولہوین صدی مین
فلارنس مین پائی جاتی تھین۔ تھیوسڈایڈز کا یہ مقولہ ہی کہ بشری

---

[1] ملک یونان کا پایہ تخت ہی۔ [2-3] یہہ دونون یونان کے بڑے شہرون مین سے ہین۔

فطرت کو ایک حالت پر رہنا چاہیئے - یہہ مقولہ جیسے پہلے زمانہ
طلاطم مین صحیح قائم رہا تہا ابتک بھی اوسی حالت پر صحیح قائم ہے
باوجودیکہ زمانے کی سوشل حالت مین بہت کچھ ترقی ہوئی ہے -
آیا اخلاقی حالت اطلی کی فی الحقیقت اور یورپ کی دوسری قومون
سے کہین خراب تہی یا نہین - یہہ ایک ایسا سوال ہے جسکا وہ لوگ
بہی جو اسکو خوب جانتے ہین برجستہ جواب نہین دیسکتے پھر بہی اطلی
مین چند خاص عیوب ایسے موجود تہے جو اسکے تمدن کو نئے اور خوفناک
رنگون مین دکھاتے تھے اور نفس امّارہ عجیب طرح کے دائرہ مین پھرتا تہا
خانگی بدچلنی اور پولٹیکل کجرفتاری اوس علمی ترقی کے ساتھ آمیختہ تہی جو
مغربی تاریخ مین مثل ستارہ روشن ہے - ایک اور بدنام کرنیوالی چیز یہہ
تہی کہ خودغرضی اور ظلم اور دغابازی کو مذہبی معاملون مین ملا دیا تہا -
اگر معاملات سیاست تہذیب اخلاق سے علحدہ کر دیے گئے تہے
تو مذہبی علم بہی اخلاق سے الگ کر دیا گیا تہا - اس زمانے کے با مذہب
لوگ ڈر جاتے ہین جب وہ خیال کرتے ہین کہ اوس زمانے مین خون
کن کن تدبیرون سے ہوا کرتا تہا یعنی خونی کو اوسکے برے کام کی اجرت

دینا یا چھپ کر خون کرنا اور زہر دیدینا زیادہ تر عام تہا - سیریمی آنا ایک
مشہور اسپین[1] کا جسویٹ اپنی کتاب مین ہم سے کہتا ہی کہ جب یہہ
۱۵۶۷ء مین مذہبی تعلیم جزیرہ سیسلی[2] مین دے رہا تہا تو ایک کم عمر
شہزادے نے یہہ پوچہا کہ آیا ایک ظالم بادشاہ کا زہر سے مارنا جائز
ہی یا نہین - اس معلم نے فولاد مین اور زہر مین فرق بتانا آسان نہ جانا
مگر بہت دیر کے بعد ایک راے ایسی قائم کی جو بالکل بے معنی
تہی - وہ یہہ تہی کہ چہری جائز ہی مگر زہر نہین - جو باتین کہ اطلی کے رینیسانز
مین اور اوس زمانہ لہو ولعب اور رشوت ستانی مین جو رچیلیو یعنی نائب
شاہی کیوقت مین فرانس مین جاری تہی فرق بتاتی ہین وہ یہہ ہین
جان کے لینے مین بے پروائی - بڑے تشدد کے ساتھ خانگی انتقام
لینا - لوگون کے دلون مین دغابازی اور جرم کا بڑہنا - اطلی کی سوسائٹی
خونی کو اوتنا ہی پسند کرتی تہی جتنا کہ روما زمانہ شہنشاہی مین شمشیرباز

---

[1] اسکو زبان عربی مین اندلس کہتے ہین - اس یورپ کے مشہور ملک پر مسلمانون نے سات سو برس حکومت کی تہی سنہ ۷۱۱ء سے لیکر سنہ ۱۴۹۲ء تک -

[2] ملک اطالیہ کے پاس اور اسی کے زیر حکومت ایک جزیرہ ہی جسپر اسپین کے عربون نے کچھ روز حکومت کی تہی - یعنی جزیرہ صیقلہ -

کی قدر کرتا تہا۔ اِسنے مان لیا تہا کہ طبیعت کی تیزی اور بشری جوہر
ملکر انسان کو عام اخلاق کی بیڑیون سے رہا کر دیتے ہین۔ صرف
دیو قوت مائیکل انجلو[1] اس مہلک آب ہوا سے محفوظ رہا۔ ہم زور
مائیکل انجلو کی اعلی درجے کی قابلِ تعریف ناامیدی کا مدِّ یجین گرجا کی
پائدار سنگ مرمر مین دیکھتے ہین جو مچیاولی کی حیات مین تیار کیا گیا
تہا۔ لارنزو وہی جسکے نام سے رسالہ پرنس معنون ہے۔ خاموش
غمگین اور انگلی ہونٹ پر رکھے ہوئے کسی مشکوک جنگ یا خدع کو کھڑا
سوچ رہا ہے۔ رات اور صبح اور دن کی ترشی ہوئی تصویرین جو کہ خارج
از طاقتِ بشری معلوم ہوتی ہین کھڑی ہوئی یہہ منادی کر رہی ہین
کہ مصیبت اور شرم سہنے کی عوض سو رہنا یا پتھر کا بنجانا بہتر ہے تاکہ
نہ دیکھ سکین اور نہ معلوم کر سکین۔

مچیاولی کا وصف پولٹیکل لٹریچر کی تاریخ مین ایسا باقاعدہ طرز بیان
ہی ہمکو ہنسی آتی ہی کہ جس سادگی سے وہ رامیولس[2] ٹرمیس سائیرس موزز[3]

---

[1] یہہ یورپ کا نامی مصور گذرا۔
[2] یہہ نام روما کی تاریخ مین فرضی لوگون کے ہین۔
[3] موسی کو کہتے ہین۔

تحلیلیں پر بحث کرتا ہی کہ گویا وہ فی الواقعی بڑے ہوشیار فلاسفر
کے مدبر تھے - یہہ ہمیشہ ہمکو فرینچ اسمبلی[1] کے اوس فصیح گفتگو کرنیوالیکو
یاد دلاتا ہے جسنے یہہ راے دی تھی کہ کریٹ[2] سے ایک صحیح
نقل میناس کے قانون کی منگانی چاہیے مگر اسنے علم سیاست
کو ارسطو کی منطق سے جدا کر دیا تھا اور اسکے استدلال کو غور اور
تجربے پر قایم کیا تھا - یہہ بالکل صحیح ہی کہ اسنے اپنے مسائل کی فریل
بندی نہین کی تہی اور انکی تقسیم بہی درست نہین تہی کیونکہ چند جاے
اسنے ایسے مسائل مسلّمہ کو جمع کیا ہے جو آپس مین کچھ بھی مناسبت
نہین رکھتے اور ایک ہی طرح کے نتیجے کو قایم نہین رکھ سکتے - دوسرے
یہہ کہ اسکے نکتہ چین کیلیے اس سے زیادہ کوئی آسان بات
نہین ہے کہ وہ اسکی تصنیفات مین ایسی باتین پکڑے جو کہ آپس مین
اختلاف رکھتی ہون - یہہ جہان وہ شخص اون باتون پر غور کرتا تہا
جنکو اسنے اپنی نوکری چاکری کے زمانے مین دیکھا تہا - ریٹز اور

---

[1] فرانس کی پارلیمنٹ کو کہتے ہین -
[2] بحر متوسط مین اور قریب یونان کے ایک جزیرہ ہے جسپر ترک حکومت کرتے ہین -

کونائینبز جیسے محققون سے زیادہ باقاعدہ تہا مگر ہابز سے کم- کونائیز کو مسانٹی بیوفرانس کا مچیاولی مشہور کرتا ہے- وہ امور جنکا تعلق بشر سے نہ ہے مختلف جہات رکہتے ہین اور جہان دین آدمی بہی اپنے کو پابند ان امور کی ایک جہت دیکہنے کا نہین کرتا ہی اس ڈر سے کہ کہین وہ بے ربطہ نہ سمجہا جاے- قاعدے کی پابندی کی طرف سے اپنی آنکھون کو بند کرلینا بالکل خلاف مچیاولی کی طبیعت اور طلب کے تہا- اختلافات لابُد تھے مگر عام ساخت اسکے خیالات کی ٹھیک معلوم ہوتی ہی-

مچیاولی گو پہلا شخص اپنے ہم وطنون مین سے تہا جسنے اس زمانیکے مسائل پر اپنے خیالات لکھے ہین- مگر یہہ اس لیے ابتک مشہور ہی کہ یہہ پہلا ہی مصنف تہا جسنے بڑے بڑے مسائل پر آجکل کی زبان مین بحث کی ہے- ڈانٹی اور پٹرارک کے سوا اور چند کم مشہور لوگون نے بہی معاملۂ سیاست پر اصول قائم کیے ہین- گوچیارڈینی نے جو ہمعصر اور دوست مچیاولی کا تہا اور جو مثل اسکے ایک جہان دیدہ اور کام کیا ہوا شخص تہا- ایک رسالہ معاملۂ سیاست پر لکھا تھا- کاور

کو نائینز جیسے محققون سے زیادہ باقاعدہ تہا مگر ہابز سے کم۔ کو مائنز کو مسانٹی بیو فرانس کا مچیاولی مشہور کرتا ہے۔ وہ امور جنکا تعلق بشر سے نہے مختلف جہات رکہتے ہین اور جہان دین آدمی بہی اپنے کو پابند ان امور کی ایک جہت دیکھنے کا نہین کرتا ہی اس ڈر سے کہ کہین وہ بے ربط نہ سمجہا جائے۔ قاعدے کی پابندی کی طرف سے اپنی آنکھون کو بند کرلینا بالکل خلاف مچیاولی کی طبیعت اور طلب کے تہا۔ اختلافات لابُد تھے مگر عام ساخت اسکے خیالات کی ٹھیک معلوم ہوتی ہی۔

مچیاولی گو پہلا شخص اپنے ہم وطنون مین سے تہا جسنے اس زمانیکے مسائل پر اپنے خیالات لکھے ہین۔ مگر یہہ اس لیے اب تک مشہور ہی کہ یہہ پہلا ہی مصنف تہا جسنے بڑے بڑے مسائل پر آجکل کی زبان مین بحث کی ہے۔ ڈانٹی اور پٹرارک کے سوا اور چند کم مشہور لوگون نے بہی معاملۂ سیاست پر اصول قائم کیے ہین۔ گوچیارڈینی نے جو ہمعصر اور دوست مچیاولی کا تہا اور جو مثل اسکے ایک جہان دیدہ اور کام کیا ہوا شخص تہا۔ ایک رسالہ معاملۂ سیاست پر لکھا تھا۔ کاوز

بہتر یہہ ہے کہ مین چیزون کی اصل ماہیت تک جا پہونچون نہ نسبت اسکے کہ اون کی ایک خیالی تصویر بناؤن" - ہر فقرہ اسکا کسی ایک خیال یا تصویر کیطرف اشارہ کرتا ہے اور یہ اس الزام سے کہ "یہ گویا محض لفظی استعارہ ہے" جو ارسطو نے افلاطون کی نسبت کہا تہا بچا ہوا ہی - نظم کی جان اگر سچ پوچھو تو استعارہ یا کنایہ یا تمثیل ہے - نظم مین مبالغہ قریب قریب ضرور ہے اور ایسا استعارہ جو خوبصورتی کے ساتہہ نظم مین استعمال کیا جاے اسکو مبالغہ کی بہی معراج سمجہنا چاہیے مگر پہر مبالغہ - مبالغہ ہے نثر مین نہین آ سکتا - جیسا کہ مانٹسکیو کی نسبت کسی قدر کمی کے ساتہہ کہا گیا ہے کہ غور اور فکر کے میدان مین نہ کوئی یادگاری عمارت حائل ہی اور نہ کوئی قدرتی کوہ و بیابان - جو جو کمالات نثر مین درکار ہین وہ سب مجہیاولی مین موجود ہین یعنی سادگی اور آمد اور تسلسل اور زندہ دلی اور استدلال - اگر ہجو لکہنے کا مادہ کسی مین ہی تو وہ اسمین ہی - ہر معمولی فقرے مین بہی کوئی نہ کوئی چوٹ سوجہ وسے ہے اور جبکہ کوئی نہین بتا سکتا کہ آیا یہہ واقعی مین ہجو ہی یا صرف سادہ بیانی ہے - یہہ اپنے خیالات کو مسائل مسلمہ سے

اس صفائی اور چالاکی سے علحدہ کرلیتا ہے کہ وہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہی
اور اس قوت مین کہ ایک لفظ کو معنون سے پُر کردے کوئی اس
کی برابری نہین کرسکتا۔ بعض رقون کی نسبت کسی نے اچھا کہا ہی
کہ یہہ چھُری کی نوک سے لکھے ہوئے ہین یہہ اون الفاظ کو جنکو
ہم عام طور پر تعریف اور شکایت کے لیئے کام مین لاتے ہین بہت کم
استعمال کرتا ہے۔ اور یہہ رُوکھا اسقدر ہی کہ بہت ہی کم خوش یا رنجیدہ
معلوم ہوتا ہی۔ نہ کبھی مُسکراتا ہے نہ کسی کو جھڑکتا ہی بہت کم خفا ہوتا ہی
مگر متعجب کبھی پایا جاتا ہی نہین۔ اور نہ اوسمین وہ رجھانیوالا مادہ تھا
جو انسان کا ایک فطرتی عیب ہے یعنی وہ کسی کو خوشامد سے راضی نہ کرلیتا
تھا۔ اسکو مثل اُس حکیم کے تصور کرنا چاہیئے کہ جو مرض کی تشریح۔
اوسکا خاص علاج اور امید اچھے ہونے کی بیان کرتا ہے۔ ڈھیلے
ڈھالے رسمی اور معمولی لباس کو اپنے جسم سے اوتار دیتا ہے اور
اپنے ارادہ کو محض ہمدردی اور دِلسوزی پر منحصر نہین کہتا ہی اور مثل جراح
کے رحم کو بالکل اجنبی سمجھتا ہے۔ جہان پر اسنے فانڈنل کا ذکر کیا ہی
وہان پر اُسکا دماغ اسکی دلی صفائی بتا رہا ہی وہ کیا شے ہے جو چھپا لی

کی بحث کا اصل منشا ہے - اس سوال کا کیا سچا جواب ایک اطالین نے
دیا ہے "یہہ کہتا ہے کہ مچیاولی کو اس سے بحث نہین ہے کہ یہہ شے
عقل کی رو سے درست ہو یا اخلاقی طور سے صاف ہو یا خوبصورت
ہو مگر وہ صرف اس امر سے غرض رکھتا ہے کہ یہ شے خود بنفسہ موجود ہے
پھر بھی وہ شور و غل جو اسکی مخالفت مین مچا تہا اوسکے معنی لوگ سمجھے
تھے اور اونکی سمجھہ درست بھی تھی - عوام الناس ان امور کو جو اون سے
بہت بڑا تعلق رکھتے ہین خوب جانتے ہین - جیسے انصاف اور بے
انصافی - رحم اور بیرحمی - عدل اور ظلم - اور جب مخلوق ان چیزون کی
اصل قدر سے واقف ہے تو پھر نا ممکن ہے کہ وہ ایک ایسے اوستاد
کی طرفداری کرے جو کہ ان امور مین فرق کرنا (اور بہت بڑا فرق ان
چیزون مین ہے) بالکل بھول گیا ہو گو یہہ صرف اوسکے خانگی مطالعہ
کے لیے ہو - اور آخر یہہ ہی عام چیزین ہین جن مین وہ سچائی معلوم ہوتی ہے
جسکو ہم چھوڑ نہین سکتے -
مثل اُن لوگون کے جو کہ بشری جوہر کو اوسکی فطرتی یا اصلی حالت
مین دیکھنا اپنا فخر سمجھتے ہین - مچیاولی نے بھی صرف اُسکا نصف

رنج دیکھا تھا - ہمکو یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ میچیا ولی کی صحبت بوجیا مرٹڈیچی - پوپ جولیس - ماکسملین ولواس نہم وغیرہم جیسے شہر فلارنس کے آزاد اور بیباک لوگون کے ساتھ واقع ہوئی تھی -
جہان فریب اور بدگمانی اور دغابازی اور دست درازی کا بازار گرم تھا - تو خواہ مخواہ انسان کی نیک کرداری کی نسبت تخمینہ اسکا بہت ہی گرا ہوا تھا - آدمی کا رجحان برائی کی طرف زیادہ ہے بہ نسبت بھلائی کے - اور ہہ عام طور پہ کہہ سکتے ہین کہ بنی آدم بالکل احسان فراموش اور غیر مستقل - دغاباز - طامع اور مشکل کیوقت بہاگ جانے والے ہین - جبتک کہ تم اونکا کام نکالوگے اور جبتک کوئی آفت قریب نہین ہے تب تک وہ مع جان کے - مال کے اور بچون کے تمھاری ہین - مگر جیسا جیسا کہ مشکل کا وقت قریب آتا جاتا ہے اسیطرح اونکی پیٹھہ بھی مڑتی جاتی ہے - اون کو اپنے نقصان کا بدلہ لینے پر زیادہ تیار پاؤگے بہ نسبت اسکے کہ وہ پرانا احسان یاد کرکے کچھ تمھاری کام آئین - جیسا کہ ٹاسیٹس نے اُن لوگون کی نسبت لکھا ہے جن سے اطلی ایک زمانے مین آباد تھی یعنی مہربانی کا بدلہ تو دیتے نہین

مگر تکلیف کا بدلہ لینے کو فوراً حاضر ہو جاتے ہین"۔ ایک فطرتی عادت آدمیون مین یہہ ہے کہ کسی نیک کام کو اُسوقت تک ہاتھ نہین لگاتے جبتک کہ وہ مجبور نہین ہوتے۔ اور اگر کوئی کام خاص انہین پر چھوڑ دیا گیا ہو جسمین وہ بغیر روک ٹوک کے جوجی چاہا وہ کر سکتے ہین تو وہان پر سواے بد انتظامی اور ابتری کے کچھ نہ دکھائی دیگا۔ باطن کو پوچھتے نہین ظاہر پرست ہوتے ہین وقت کے ساتھ چلتے ہین۔ رشوت ستانی گویا انکی گھٹی مین پڑی ہوئی ہے کہ بہت جلد اسکی طرف رجوع ہو جایا کرتے ہین استقلال بہت کم ہوتا ہے اور نہ وہ کامل طور پر نیک ہو سکتے ہین اور نہ کامل طور پر بد بن سکتے ہین گویا بیچا بیچ مین لٹک رہے ہین اور اوسی طرز کو زیادہ پسند کرتے ہین جو سب سے بدتر سمجھا گیا ہے۔ سچ تو یہہ ہے بقول شاعر عینیین کے

کہ آدمیون کی نسل بہی وحشیون سے ملتی ہوئی ہے۔

جو کچھ کہ اوپر لکھا گیا نہ تو یہہ ہجو ہے اور نہ نوعِ انسان کی یہہ بدخواہی ہے۔ اسکا لکھنے والا ایک بہت بڑا طالب علم علمِ سیاست کا ہے

مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ ط

جو کہ اپنے مصالح پر بہت ہی غور کے ساتھہ نظر ڈال رہا ہی مچیاولی
کے ان فیصلون مین نہ وہ غصہ جو نیل کا دیکھا جاتا ہے اور نہ وہ چھپانی
بیرحمی سوفٹ کی - جو کچھ یہہ لکھتا ہی اسکا اثر سادہ حالت موجودہ
پر کہین زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اُن آدمیون کی مشہور مثلون کی
جو عورتون سے بات چیت کرنے مین ضرب المثل ہین - اور نہ وہ
مثل مولییر کے قول کے ناگوار معلوم ہوتے ہین - گو مولییر اپنی ناگواری کو
ہنسی مین چھپا دیتا ہے - اور نہ اُن مین جُھنجھلاہٹ پاسکل کی
دکھائی دیتی ہے - جسطرح پاسکل مغموم بیٹھا ہوا آدمی کی بدقسمتی پر
خیال کیا کرتا ہی - نہ اوسکو ایک واعظ کی آواز سمجھنا چاہیئے کہ جو گنہگارون
کو توبہ کے لیئے بُلا رہا ہے - بعد غور کرنے کے یہہ کہانی ایک پیچیدہ
دفتری مثل کے طرح معلوم ہوتی ہے - پس اس مستحکم پایہ پر بادشاہون کو
چاہیئے کہ کوشش کر کے عمدہ عمارتین قائم کرین -

گوئیت کا مقولہ ہے کہ اگر کسی آدمی کی اصلاح کرنی منظور ہے تو یہ
کچھ خراب بات نہین ہوگی اگر تم اوسکو یہہ گمان دلاؤ کہ تم پہلی ہی سے

[2] گوئیت یورپ کے نامی محقق تھے -

اوسے ایسا سمجھتے ہو - مگر یہ مقولہ مچیاولی کے سامنے اوسیطرح لغو تھا جیسے کہ ایک مکان بنانے والے کو آپ مٹی ویکر اوس سے یہ کہیئے کہ وہ اس سے لوہے کا کام لیوے مچیاولی تصورات کو کبھی اون چیزون کا سدِ راہ نہین ہونے دیتا تہا جنکو اوسنے بذاتِ خود دیکھا ہو - حضراتِ بشر جیسے ہین ہم خوب جانتے ہین اون کے لیئے قانون کی دہانہ و لگام کی بہت بڑی ضرورت ہے - اور گاہے ماہے اون کو ایک اچھی خوراک ایسی دوا کی دینا چاہیئے جسے زبانِ لیطن مین مڈیسن فارٹی کہتے ہین جیسے آگ - گولی - تیر - پھانسی یا جیلخانہ ہے - بہرحال اگر مچیاولی مین بڑی بات ہے تو یہہ ہے کہ وہ بشری جو ہر پیشِ نظر رکہتا ہے - اور ایک وجہ یہ بہی اوسکے کلام کے پُرتاثیر ہونے کی ہے کہ وہ محض خیالی مضمونون پر بحث نہین کرتا بلکہ نفس کے ہر فعل و ہر شوق پر جو فی الوقت برروی کار ہین اون سے غرض رکہتا ہے - اگر سچ پوچھو تو یہہ مثل برکؔ[1] - روسو - ٹاکویل - ہابز - بنتھام مِل اور ایسی

[1] یہ سب تمام یورپ کے مشہور محققون کے ہین -

لوگون کے ایک اخلاقی ادیب ہے جو آدمیون کو سب سے زیادہ شوق دلاتا ہے۔ مچیاولی ایک نئی طرحکا عالم علم اخلاق کا تہا اور یہہ ہی خاص وجہ ہے کہ یہہ ہم عصر ہر زمانے کا اور باشندہ ہر ملک کا مشہور ہوا ہے۔ اس سوال کے جواب مین کہ آیا دنیا کی حالت دن بدن اچھی ہوتی جاتی ہے یا خراب۔ مچیاولی نے ایسا جواب دیا جو اس ہمارے زمانے کو جسکی زندگی ترقی پر منحصر ہے چونکنا کرتا ہے۔ جواب یہہ تھا کہ دنیا نہ ترقی پر ہے نہ تنزّل پر۔ یہہ ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتی ہے۔ انفراداً بشری قسمت ایک حالت پر قائم نہین رہتی کبہی تو وہ آسمان بالا تک جا پہونچاتی ہے اور کبہی تحت الثّریٰ تک۔ مگر بہیئتِ مجموعی تمام قومون اور تمام ملکون مین ایک ہی طرح کی خواہشین اور ایک ہی طرح کے خیالات پہیلے رہتے ہین۔ جو اسباب ہین وہ ہمیشہ سے چلے آتے ہین۔ آدمی اوسی راستے کو مدِّنظر رکہتے ہین کہ جو قدیم سے پگ ڈنڈی بنا ہوا ہو۔ اور محنت کے ساتہہ گذرے ہوئے امور کا مطالعہ کرتے ہین۔ ہر ملک مین تم اون چیزون کو جو آئندہ ظہور مین آنے والی ہین معلوم کر سکتے ہو۔ کیونکہ وہ چیزین جو ہو گئی ہین پہر ممکن ہے

لوگون کے ایک اخلاقی ادیب ہے جو آدمیون کو سب سے زیادہ شوق
دلاتا ہے - مچیاولی ایک نئی طرحکا عالم علم اخلاق کا تہا اور یہہ ہی
خاص وجہ ہی کہ یہہ ہم عصر ہر زمانے کا اور باشندہ ہر ملک کا مشہور ہوا ہے
اس سوال کے جواب مین کہ آیا دنیا کی حالت دن بدن اچھی ہوتی
جاتی ہے یا خراب - مچیاولی نے ایسا جواب دیا جو اس ہمارے
زمانے کو جسکی زندگی ترقی پر منحصر ہے چونکا تا کرتا ہے - جواب یہہ تھا
کہ دنیا نہ ترقی پر ہے نہ تنزّل پر - یہہ ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتی ہے -
انفرادًا بشری قسمت ایک حالت پر قائم نہین رہتی کبہی تو وہ آسمان
بالا تک جا پہونچاتی ہے اور کبہی تحت الثّریٰ تک - مگر بہیئت مجموعی
تمام قومون اور تمام ملکون مین ایک ہی طرح کی خواہشین اور ایک
ہی طرح کے خیالات پھیلے رہتے ہین - جو اب ہین وہ ہمیشہ سے
چلے آتے ہین - آدمی اوسی راستے کو مدّ نظر رکہتے ہین کہ جو قدیم سے پگ
ڈنڈی بنا ہوا ہو - اور محنت کے ساتہہ گذرے ہوئے امور کا مطالعہ
کرتے ہین - ہر ملک مین تم اون چیزون کو جو آیندہ ظہور مین آنے
والی ہین علوم کر سکتے ہو - کیونکہ وہ چیزین جو ہو گئی ہین پہر ممکن ہے

اپنی بہلائی اور برائی کی تقسیم کا پتہ کہین نہین ڈہونڈہتا ہے - ہم ایسے
قانون کی اطاعت کرتے ہین کہ جسکو جانتے نہین مگر اوس کو
روک بہی نہین سکتے - ہان صرف اتنی کوشش کر سکتے ہین کہ اون
واقعات کو جو مثل بگولے کے ہمارے سامنے سے گہومتے ہوئے
جارہے ہین اون کو اپنے دماغ مین جذب کرکے اون مین سے
زبردستی کوئی مقولہ یا نصیحت یا کوئی قاعدہ پیدا کرین جو ہمارے
کچھ کام آوے - اور یہہ کہتا ہے کہ ہمارے افعال کے نتائج کا آدہے
سے زیادہ حصہ قسمت یعنی موکلانِ غیب یا اتفاقات یا گردش ستارہ
سے منسوب کیا جاتا ہے - اصل راز قسمت کا کیا ہے اسکے ڈہونڈہنے
مین یہ شخص کوئی شوق ظاہر نہین کرتا بلکہ یہہ اوس مقولے پر جو کہ عملی
شخص کے لیئے ہے اکتفا کرتا ہے یعنی بہتر ہے کہ ہم سوچنے اور سمجھنے
کے عوض بیدہڑک جو کام ہو کر جائین کیونکہ قسمت کو ایک عورت
سمجھنا چاہیئے جسکے رام کرنے کے لیئے ہاتا پائی درکار ہے -
مچیاولی کا قول ہے کہ حکومت اور بادشاہت کا مقام ہے بمقام
تبدل و تغیر خواہ کسی فطرتی قاعدہ کا پابند ہو مگر ملک اطلی و یونان

کے باشندے ہر آئینہ اپنے وقت کی شکایت اور قدیم زمانے
کی تعریف کرنی نہ چہوڑین گے - ہان شاید یہہ اوسوقت ممکن ہی
کہ جب یونانی ترک ہو جاوے اور اطالین الپس پائین
بنجاوے - یہہ پوچہتا ہے کہ کیا شے ایک ایسے زمانے کو انتہا ہی
مصیبت اور شرم اور طعنہ زنی سے بچا سکتی ہے جہان نہ مذہب
کی پروا ہو نہ قانون کا خوف ہو اور نہ ہتیارون کی کچہہ قدر ہو اور جہان پر
جو کچہہ نظر آتا ہے برائی اور خرابی مین ڈوبا ہوا ہے - یہہ عیوب اور
زیادہ سخت ناگوار اوسوقت معلوم ہوتے ہین کہ جب اونکی سعدن وہ
لوگ ہون جو کرسی عدالت پر بیٹہے ہون اور جو آدمیون کے آقا ہون
اور اون سے اپنے اعزاز کرانے کے خواہان ہون - یہہ کہتا ہے
اوس جوش کے ساتہہ جو اس مین بہت کم پایا جاتا ہی اور جو ہمین اگر کلا
یاد دلاتا ہے کہ جہان تک مجہہ سے ممکن ہے مین بہت جرأت کے
ساتہہ اپنے خیالات نئے اور پرانے زمانے کے حالات پر ظاہر
کرتا ہون تاکہ نوجوان لوگ جو میری تصنیفات پڑہین ان نئی باتون
سے بچین اور پرانے لوگون کی تقلید کرنے کی کوشش کرین پہلی

مانس پر فرض ہے کہ کم از کم یہہ عمدہ سبق اور لوگون کو پڑہائے جنکو وہ خود بہ سبب عدیم الفرصتی اور بدقسمتی کے عمل مین نہ لاسکا ہو اس غرض سے کہ جب بہت سے لوگ ان کو اچہی طرح جان جائین تو ان مین سے کبہی نہ کبہی ایک خدا کا پیارا ایسا بہی نکل ہی آئیگا کہ جو ان کو کام مین لاوئے۔

وہ سبق کیا تہے ؟ سچ پوچہو تو صرف ایک ہی تہا وہ یہہ کہ اصل راز اطلی کی تباہی اور خرابی کا یہہ تہا کہ اوسکے باشندے اپنے ارادی پر مستقل نہ تہے اور ہمت اور جرأت اور مستعدی مین قاصر تہے۔ عمدہ گورنمنٹ کی درستی کی لیئے جو کچہہ خیالی مسائل تراشے جاتے ہین اور جنکا ثمر شاذ و نادر دکہائی دیتا ہے مچیاولی نکے سامنے کچہہ بہی وقعت نہ رکہتے تہے۔ اسنے چہوٹی شخصی ریاستین دیکہی تہین جنکو اون کی رذیل جبابرہ نے تباہ کر رکہا تہا اور چہوٹی چہوٹی جمہوری ریاستین جنکو نفاق اور حسد نے کمزور کر رکہا تہا۔ یہہ خود آزاد جمہوری ریاستونکو پسند کرتا تہا اور اون کو سب سے عمدہ طرز یعنی حکومت گورنمنٹ کا سمجہتا تہا مگر کہتا یہہ ہے کہ جمہوری سلطنت ہو یا شخصی۔ زیادہ ضرورت حاکم

و قت نہ کے استقلال عقلمندی اور فوجی قوت کی ہی۔ ہم یہہ کہہ سکتی ہین
کہ قریب آدہا وقت اسکا ایسی چیزون کے غور کرنے مین گذرا جو اور
لوگون کے کام آوین۔ خود نہ کسی کا مخالف تہا نہ طرفدار۔ مگر جیسے
فطرت خلا سے سخت نفرت رکہتی ہے ویسا ہی آدمی کی بیتابی بہی
اوسکو اسطرح بیچا بیچ مین رہنے نہین دیتی۔ یعنی مخالف یا طرفدار بننا
پڑتا ہے۔ لوگون نے اسپر الزام بے استقلالی کا لگایا ہے۔ کیونکہ
پرنس مین اوسنے چند ایسے شرائط بیان کیئے ہین کہ جنکی پابندی
ایک شخصی سلطنت کا حاکم جسنے اپنی عقل۔ دانشمندی اور اتفاقات
زمانہ کی مدد سے یہہ حکومت حاصل کی ہو وہ کسطرح اپنی حکومت کو
قائم رکہہ سکتا ہے تاکہ خود بہی امن سے رہے اور رعا کو بہی نفع پہونچے۔
اور دوسری کتاب یعنی ڈسکورس مین یہہ اون قواعد پر زور دیتا
تہے جنپر عمل کرنے سے ایک جمہوری ریاست اپنی آزادی کو قائم
رکہہ سکتی ہے۔ گو ظاہرًا ان دونون باتون سے بے استقلالی پائی
جاتی ہے مگر جب غور سے دیکہو تو اسکی نصیحتین دونون کے لیئے
اچھی طرح کام آسکتی ہین کیونکہ اصل اصول ان کا ایک ہی ہے

یعنی کسیطرحکی سلطنت ہو۔شخصی ہویا جمہوری۔ قایم اوسی وقت رہ سکتی ہے کہ جب وہ کافی سرمایہ رکھتی ہو۔ فوجی قوت قابل اعتبار ہو۔ قانون تغیرّ اور تبدّل کے قابل ہو۔ رعب اور داب قایم ہو۔ مگر سب سے زیادہ اس بات کاخیال رکھنا چاہیئے کہ کوئی کام ادھورا نہ رہے۔ شخصی اورجمہوری دونون صورتون مین ریاست کی محافظت کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے اور جو کام کیا جاوے وہ اسی غرض سے کیا جائے۔ اور اسکی پرواہ نہ کیجائے کہ یہ کام گناہ ہے یا ثواب۔ پرنس ایک مسئلہ پر لکھی گئی ہے۔ اور ڈسکورسز دوسرے پر۔ وہ کسی قسم کی حکومت ہو مگر میچیاولی کے ملہمہ اصول سیاست ہر قسم پر یکسان موثر ہین۔ بقای ریاست مقدم۔ صرف خودغرضی وخودمطلبی پر مدار کارروائی ریاست کا رکھا جاے۔ اور ملکی انتظام کی کنجی ظاہری سامان قوت مثل فوج وخزانہ واسلحہ قرار دیجائے ذہن کی صفائی۔ مزاج مین بیرحم استقلال۔ کام کے وقت نہ تھکنے والی مستعدی۔ جسم کی ناخداترس پھرتی۔ دماغ ایسا کہ دور کی سوچے۔ اور ہاتھ ایسا کہ سوچی ہوئی چیز کے حصول مین لغزش

نہ کھائے۔ ریاستون کی نجات خواہ شخصی ہون یا جمہوری ان ہی
باتون پر ہے۔ مگر مزاج مین انکساری اور تقدیر پر سب کام چھوڑ
دینا جسکو مذہب نے دنیا مین پھیلایا ہے ان باتون کو وہ بالکل لغو
سمجھتا تہا۔ اور زمانہ متوسط[1] کے ان خیالات کو کہ غیبی قوتین آدمی
کے ہر کام پر اپنا اثر ڈالتی ہین یہہ اپنے پاس بہی آنے نہین دیتا۔
ہر کام کا جانچنا۔ ہمت کا بلند رکہنا۔ ٹھیک تدبیر سوچنا اور قوت کے
ساتہہ مطلوب کو حاصل کرنا۔ اور وقعتِ انسانی کا قائم رکہنا۔ صرف
یہی چیزین ہین جو دنیا کی مخدوش حالت کو از سرِ نو مستحکم کر سکتی ہین۔
بعض لوگ اسکو بالکل متناقض سمجہتے ہین کہ اسکے نیک گمان بشری
جوہر کی طرف اتنے کم ہون مگر پہر بھی اسکا مضبوط عقیدہ یہہ ہو کہ
عوام الناس پر پورا اعتماد کرنا چاہیے جسکو ہم اپنے ایلکشنل ڈسٹرکٹ
مین بہی دیکہتے ہین مثل ارسطو کے اسنے زیادہ گروہ کی رای کو ترجیح
گردانا ہے۔ مگر برخلاف گوئیت کے جس نے یہہ کہا ہے کہ عوام الناس

---

[1] معلوم نہین کہ یورپ کے اس زمانہ کی شروع کس سنہ سے لیجاتی ہے اہل انگلستان کا یہہ خیال ہے کہ یہہ زمانہ سنہ ۹۰۰ء سے سنہ ۱۴۸۵ء تک رہا۔

اگر کسی مسئلہ کی تفصیل تک جانا چاہین تو دھوکا کہا جاتے ہین اور اون
مسائل مین جو عام فہم ہین اور جن مین تفصیل کی ضرورت نہ ہو۔ بہت کم
دہوکا کہاتے ہین۔ مچیاولی اسکے برعکس لکہتا ہے۔ وہ یہہ کہتا ہی
کہ عام فہم باتون مین وہ زیادہ دہوکا کہاتے ہین بہ نسبت اون باتونکی
کہ جن کے سمجہنے کے لیئے اونکی جڑ تک پہونچنا ضرور ہے۔ اور نسبت
بادشاہون کے عام لوگ کم احسان فراموش ہوتے ہین اور
جہان ہوتے بہی ہین تو برے خیال سے نہین ہوتے۔ ان مین
بادشاہ سے زیادہ ہوشیاری اور استقلالی پائی جاتی ہے۔ بہیڑ کی
بہیڑ عامہ خلائق کی جو کسی بات پر ناراض ہوگئی ہو اور احاطۂ انتظام
سے گذر گئی ہو تو بیشک بہت کچھ غلطیان کر سکتی ہے۔ مگر پہر اسیطرح
اگر بادشاہون کی یہی حالت ہوجائے تو اون سے بہی غلطیان
ہوسکتی ہین۔ بہرحال اگر برے نتائج کا ڈر اون کو روکے نہ رہے تو دونون
سے خرابیان ظہور مین آسکتی ہین۔ جہان تک ہوشیاری اور استقلالی
منحصر ہے مین یہہ کہتا ہون کہ عوام الناس کہین زیادہ عقلمند کہین زیادہ
اپنے ارادے پر مضبوط اور کہین زیادہ پسند ہین بہ نسبت بادشاہونکے

اگر کسی مسئلہ کی تفصیل تک جانا چاہین تو دہوکا کہا جاتے ہین اور اون
مسائل مین جو عام فہم ہین اور جن مین تفصیل کی ضرورت نہ ہو۔ بہت کم
دہوکا کہاتے ہین۔ مچیا ولی اسکے برعکس لکہتا ہے۔ وہ یہہ کہتا ہی
کہ عام فہم باتون مین وہ زیادہ دہوکا کہاتے ہین بہ نسبت اون باتونکی
کہ جن کے سمجہنے کے لیئے اونکی جڑ تک پہونچنا ضرور ہے۔ اور بہ نسبت
بادشاہون کے عام لوگ کم احسان فراموش ہوتے ہین اور
جہان ہوتے بہی ہین تو برے خیال سے نہین ہوتے۔ ان مین
بادشاہ سے زیادہ ہوشیاری اور استقلالی پائی جاتی ہی۔ بہیڑ کی
بہیڑ عامہ خلائق کی جو کسی بات پر ناراض ہوگئی ہو اور احاطۂ انتظام
سے گذر گئی ہو توبیشک بہت کچھ غلطیان کر سکتی ہے۔ مگر پہر اسیطرح
اگر بادشاہون کی یہی حالت ہو جائے تو اون سے بہی غلطیان
ہوسکتی ہین۔ بہرحال اگر برے نتائج کا ڈر اون کو روکے نہ رہے تو دونون
سے خرابیان ظہور مین آسکتی ہین۔ جہان تک ہوشیاری اور استقلالی
منحصر ہے مین یہہ کہتا ہون کہ عوام الناس کہین زیادہ عقلمند کہین زیادہ
اپنے ارادے پر مضبوط اور کہین زیادہ پسند مین بہ نسبت بادشاہونکی

روما کی جمہوری سلطنت کی طرف اپنا رُخ نہ پھیرین کیونکہ روما کی تاریخ مین اِسنے ایسا نمونہ جسکو ڈہونڈہ رہا تہا پایا ہے یعنی ملک کی قانون کی عزت جیسا کہ ہونا چاہیئے - ملک کی محبت - ہمت جو کسی طرح کم نہین ہوسکتی - کام کے وقت دل سے حاضر - اس نے کیا اچہا کہا ہے کہ یہہ چیزین گویا آزاد روما کی جان تہین - اس زمانے کے اہل جرمن نے خاص اپنے مطلب کے لیئے اس شخص کی تعریف کرنی شروع کی ہی مگر میچیاولی کا کوئی تعلق نہین ہی اوس شخص سے کہ جو آجکل کے جرمن طالب علمون مین سب سے لائق مشہور ہے اور جو جولیس سیزر کو پوجتا ہی - کیٹو کو خودنمائی کرنیوالونمین سے اور سسرو کو چہچورا اقرار دیتا ہے - تم میچیاولی کی تمام تصنیفات مین شاید کہین بھی ایک اچہا لفظ کسی ایسے شخص کے لیئے نہ پاؤگے کہ جس نے آزادی یا ستون کو گرایا ہو یہہ سب کو ہوشیار کرتا ہے کہ کہین کسی کو سیزر کی شہرت بہکا نہ دے کیونکہ اسکی کامیابی اور اس کی سلطنت کے زیادہ روز قائم رہنے نے مورّخین کو بدراہ کردیا ہے

رومتا کی جمہوری ریاست کا پریسیڈنٹ تہا - یعنی قیصر اوّل - روما کا نامی مصنف -

اگر تم سیزر کے زمانہ سلطنت کی تاریخ سلسلہ وار دیکھو گے اوس وقت تمکو اصل حال معلوم ہوگا اور تم غصے سے یہہ پوچھو گے کہ وہ کون سا احسان روما۔ اطلی۔ اور دنیا پر ہے جسکا شکریہ سیزر کو ملنا چاہئے کسی نے ایسی ویسی صفائی اور خوبصورتی کی ریولوشنری ڈکٹیٹر کے خلاف مین پیش نہین کی جیسے چچیا ولی کرتا ہے۔ اس نے قدیم روما کے باشندون کی تعریف اسلیئے حد سے زیادہ کی ہے کہ انہون نے باضابطہ طور سے ایک قانون جاری کیا تہا جس کے ذریعہ سے کسی خاص وقت ضرورت کیلئے ایک ڈکٹیٹر مقرر ہو سکتا تہا اور جسکا زمانہ حکومت محدود تہا۔ جمہوری ریاست مین کبہی کوئی چیز غیر معمولی کام پر نہین کہنا چاہیے کیونکہ وہ کام گو اوس خاص وقت کے لیئے مناسب ہو مگر اوسکی تقلید خرابی پہونچا سکتی ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ اگر قانون توڑنے کا رواج پہیلا تو گو اوسکا مطلب یہہ ہو کہ اوس سے ریاست کو نفع پہونچے لیکن یہہ بہی ممکن ہے کہ رفتہ رفتہ ایسے قانون توڑنا شروع کیئے۔

ایک ایسا حاکم ہے جو زمانہ انقلاب مین مقرر کیا جائے۔

جائین جس سے ریاست کو سخت نقصان پہونچے" بعض وقت اسمین کوئی شک نہین کہ ایسے واقعات پیش آتے ہین کہ معمولی باتون سے کام نہین نکل سکتا - اوسوقت[1] تمکو چاہیے کہ زور اور ہتیار کو کام مین لاؤ - اسواسطے کہ ہر آدمی کو اپنے تئین درجہ صدر تک پہونچانے کی کوشش کرنا چاہیے - مگر بدنصیبی تو یہہ ہے کہ اگر کسی نے ظلم سے اپنے کو اوس درجے پر پہونچایا تو وہ خراب آدمی ٹھہرایا جائیگا کیونکہ ایک نیک آدمی ایسے ذریعے سے ترقی کو ہرگز منظور نہ کریگا اور جب خراب آدمی اس درجے کو جا پہونچا تو ممکن نہین کہ اسکی حکومت سے نفع پہونچے - پس یہان پر یہہ دوہری مشکل ایک آشوب زدہ ریاست کی حالت سنبھالنے کے وقت ہمیشہ پیش آیا کرتی ہے مچیاولی ان باتون کو نیکیون مین شمار کرنے سے ہمین منع کرتا ہے یعنی ہموطنون کو ہلاک کرنا - دوستون کو دغابازی سے پکڑوا دینا لامذہب ہونا - سنگدل بننا - قول کا پورا نکرنا یہہ سب باتین یہہ کہتا ہے کہ تمکو سلطنت دلو اسکتی ہین - مگر ناموری نہین - ایک

[1] حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ سے کاریکہ بصلح برنہ آید * دیوانگی درو بباید -

بادشاہ جو اپنی رعایا کو انکی وطن سے نکالدے (یہان پر ہمکو جیمز[1] اول کو یاد کرنا چاہیئے) اور زبردستی ایک جاے سے دوسری جاے پر آباد کرے مثل ایک گڈریئے کے جو اپنے گلّے کو ہنکاتا پھرتا ہے
اور ایسے لوگون کا جن سے ایسی حرکتین سرزد ہوئی ہین خیال کرنا چاہیئے)

یہہ بہت ہی بڑا ظلم ہے اور بالکل خلاف ہین نہ فقط مذہب کے بلکہ آدمیت کے بھی ہے۔ لوگون کی جانون پر ایسا شدید ظلم کرنے کے عوض بہتر ہوگا اگر ظلم کرنیوالا تخت شاہی سے دست بردار ہو جائے اور خانگی زندگی مثل عام لوگون کے منظور کرے۔

ممکن ہے کہ ڈانٹن کا یہہ کہنا صحیح ہو کہ ایک غریب ماہی گیر ہونا بہتر ہے بہ نسبت اسکی کہ ہم آدمیون کے گورنمنٹ مین دخل دین۔ مگر پھر ایک ایسا مسئلہ قومون کے اور آدمیون کے سامنے آکر کھڑا ہو جاتا ہے کہ وہ ہٹتا ہی نہین یعنی گورنمنٹ کا قائم کرنا ضرور ہے۔ فرض کرو کہ ایک گروہ آدمیون کا تمکو دیا جائے جس مین تمام بری خصلتین موجود ہین مثل رشوت ستانی۔ نفاق وغیرہ۔

---

[1] بادشاہ انگلینڈ۔

اب بتاؤ کہ ترکیب اسکے درست کرنے کی کیا ہی؟

پرنس کا آخر جزو ایک بہت ہی پُر اثر اپیل ہے جو کہ خاندان
مڈیچی کے قائم مقام کے لیئے لکھی گئی تھی تاکہ وہ اپنے تباہ او غلامی
کے پھندون مین پھنسے ہوئے ملک پر نظر کرے - اور اوسکی زخمونکو
باندہنے اور اچھا کرنے کی کوشش کرے - ایک خیال ہے کہ یہہ آخر
جزو اس کتاب کے لیئے نہین لکھا گیا ہے کیونکہ وہ جوش و خروش
جو اس جزو مین ہی اجزاے ماسبق مین نہین پایا جاتا بلکہ بالکل بر
عکس ہے - اسکو خیال ثانی کہنا چاہیے جسکو مچیاولی نے اپنے
ذاتی فائدے کے لیے لکھا تھا مگر اوسکے طرفدارون نے یہہ کہا ہی
کہ ان بڑے مسائل کو لکھنے سے اوسکو اپنا ذاتی نفع منظور نہین تھا
بلکہ اوسکا اصل مطلب یہہ تھا کہ انہین خراب باتون سے عمدہ نتائج
پیدا کرے - میرا بھی یہی خیال ہے - پچیس ۲۵ جزون تک مچیاولی
کوئی ایسے بڑے بادشاہ کا خیال نہین کرتا ہے کہ جو اطلی کو
سنبھال سکے مگر اسکا خیال ایک ایسے نئے حاکم کیطرف دوڑتا
ہوا معلوم ہوتا ہے کہ جسکے پاس جدید مروجہ خیالات کی بو تک

بھی نہ آئی ہو۔ اسکے ساتھ ساتھ یہہ بھی ہے کہ مچیاولی ایک ہی سانچے مین نہین ڈھلا تہا تو پھر ممکن ہو سکتا ہے کہ جب اوسنے دوبارہ نظر اپنے لکھے ہوئے ورقون پر ڈالی ہو اور اپنی سنگدلی پر نادم ہو کر باقی ورقون مین اسکا بدلہ نکال لیا ہو جن سے اوسکا دلی جوش اور طبیعت کی صفائی ظاہر ہوتی ہو۔

آیا وہ اطلی کی پوری حالت پر نظر ڈال رہا تہا یا ایک جدید حاکم کو سوچ رہا تہا۔ جس طرز اور خیال کا آدمی وہ چاہتا تہا اوسکی تصویر اوس نے اوس آنکھہ سے جو دل تک کی خبر لے آتی تہی اور اوس ہاتھہ سے جو غلطی کرنا جانتا ہی نہ تہا چار جزون مین کھینچی ہے۔ حاکم کا کام یہہ ہے کہ وہ ریاست کو گرنے سے بچائے۔ حاکم تمام عمدہ نیکیون کو عمل مین نہین لا سکتا۔ اول اسلئے کہ یہہ ناممکن ہے کہ صرف ایک ہی کل نیکیون کا معدن ہو۔ دوم اسلئے اگر اس مین بدرجہ کمال عمدہ خصلتین آکر جمع بہی ہو گئی ہون تو پھر ناممکن ہے کہ وہ اس دنیا سے جسمین اتنے بد آدمی بھرے ہوئے ہین بسر آسکے یا برابری کر سکے۔ مگر اس جدید حاکم کو اور کچھہ نہین تو برے کامون سے ہوشیار رہنا چاہیے

بھی نہ آئی ہو۔ اسکے ساتھ ساتھ یہہ بھی ہے کہ مچیاولی ایک ہی سانچے مین نہین ڈھلا تھا تو پھر ممکن ہو سکتا ہے کہ جب اوسنے دوبارہ نظر اپنے لکھے ہوئے ورقون پر ڈالی ہو اور اپنی سنگدلی پر نادم ہو کر باقی ورقون مین اسکا بدلہ نکال لیا ہو جن سے اوسکا دلی جوش اور طبیعت کی صفائی ظاہر ہوتی ہو۔

آیا وہ اطلی کی پوری حالت پر نظر ڈال رہا تھا یا ایک جدید حاکم کو سوچ رہا تھا۔ جس طرز او رخیال کا آدمی وہ چاہتا تھا اوسکی تصویر اوس نے اوس تعلیم سے جو دل تک کی خبر لے آتی تھی اور اوس ہاتھہ سے جو غلطی کرنا جانتا ہی نہ تھا چار جزون مین کھیچی ہے۔ حاکم کا کام یہہ ہے کہ وہ ریاست کو گرنے سے بچائے۔ حاکم تمام عمدہ نیکیون کو عمل مین نہین لا سکتا۔ اول اسلئے کہ یہہ ناممکن ہے کہ صرف ایک ہی کل نیکیون کا معدن ہو۔ دوم اسلئے کہ اگر اس مین بدرجہ کمال عمدہ خصلتین آکر جمع بھی ہو گئی ہون تو پھر ناممکن ہے کہ وہ اس دنیا سے جسمین اتنے بد آدمی بھرے ہوئے ہین بسر آسکے یا برابری کر سکے۔ مگر اس جدید حاکم کو اور کچھہ نہین تو برے کامون سے ہوشیار رہنا چاہیے

بہی اسمین موجود ہین - بہتر ہوگا اگر ہم ظاہر مین رحم دل سچے اور باذہب
معلوم ہون - باطن بہی اگر ایسا ہی صاف ہو تو اس سے عمدہ اور
فائدہ مند کوئی چیز نہین - بادشاہ کو سب سے زیادہ مذہب کی ضرورت
ہے اور اوسکو چاہیے کہ اوسکی رعایا بہی اوسکو بامذہب خیال کرے
اس جدید حاکم کو ان سب عمدہ باتون کے بالکل برعکس بہی عمل کرنا جاننا چاہیے
مگر اسوقت کہ جب اوسکو خوب یقین ہو کہ یہہ باتین عام طور پر نقصان پہونچانے
والی ہین - کیونکہ بعض وقت ہم اس بات پر مجبور کیئے جاتے ہین - اور
خصوصاً اسوقت کہ جب ریاست کو کسی آفت سے بچانا ہو کہ ہم سچائی خیرات
مذہب اور آدمیت کے خلاف مین کام کرین - یہی ایک جملہ ہے کہ جس کی
وجہ سے مصنف بدنام ہوا - یہہ جدید حاکم اُن تمام کامون کو نہین کرسکتا
جنکو کرنے سے آدمی خطاب نیک ہونیکا پاتا ہے -

بادشاہ کو چاہیے کہ اپنی رعایا کے مال کو ہاتہہ نہ لگائے - کیونکہ آدمی
اپنے باپ کے قتل کو معاف کردیتا ہے مگر اسکی جائداد ضبط کرنیکو
ہرگز نہین - اسکو چاہیے کہ اپنے کو کوشش سے رحم دل بنائے
مگر عدل کے وقت کبہی رحم دلی کو موقع دخل نہ دینے دے - اور اسکو

ہمیشہ اس عمدہ قول کو لیوی[1] کے یاد رکہنا چاہیے۔ یعنی اکثر آدمی اپنی
تئین بڑے کامون سے زیادہ تر محفوظ رکہہ سکتے ہین بہ نسبت اسکی
کہ اونکو دوسرون کے بچانے کی ترکیب بہی آتی ہو"۔ بادشاہ کو
انتہاے اعتباری اور انتہاے بے اعتباری سے بچنا چاہیے یعنی
نہ تو اسکو اپنے مصاحبین پر اتنا اعتبار کرنا چاہیے کہ کُل کاروبار اُنپر
چہوڑ دے اور خود بالکل بیخبر ہو جاے۔ یا اُنکی طرف سے اتنا بے
اعتبار ہو جاے کہ اُنکا نوکری کرنا مشکل ہو۔ یہہ ہزار درجہ بہتر ہے کہ
اسکی رعایا اوس سے ڈرتی بہی رہے اور اسکو دل سے چاہے بہی۔
مگر جب کوئی موقع اوسکو ان دو باتون مین سے کسی ایک بات کو
اختیار کرنے پر مجبور کرے تو مناسب ہوگا اگر وہ اپنا خوف رعایا کے
دل پر بٹہلاے۔ یہان پر خوف کے معنی نفرت یا دشمنی کے نہین
ہین۔ بادشاہ کو چاہیے کہ ایسے کام نہ کری جس سے رعایا اوس سے
نفرت کرے یا اپنا دشمن جانے یا نظرِ حقارت سے دیکہے۔
نیک عمل اور بدعمل کیواسطے عام کسوٹی مقاصدِ دولت ہونے چاہئین

[1] لیوی اِٹلی کا مشہور مؤرخ تہا۔

ہمکو کبھی نہین چاہیے کہ ایک ایسے شخص کو ملزم غیر معمولی حرکات کا قرار دین خصوصًا اسوقت کہ حسب اتفاقات زمانہ نے اُسکو بالکل مجبور کر دیا ہو کہ یا تو وہ ایک اپنے لیے شخصی سلطنت قائم کرے یا جمہوری - اور حسب محافظتِ سلطنت مین کچہہ بھی شُبہہ واقع ہو تو اُس وقت عدل یا ظلم - رحم یا زیادتی - ناموری یا بدنامی کا ہرگز خیال نہ کرنا چاہیے - اِن سبکو یکطرف کرکے وہ کام کرنا چاہیے جس سے سلطنت کا رشتۂ حیات قائم رہے اور اوسکی آزادی مین کچہہ فرق نہ آئے - ویدروسنے اس تمام مطلب کو ان چند حاوی الفاظ مین لکھا ہے اور یہہ کہا ہے کہ ان کو اس کتاب کے شروع مین لکھدینا چاہیے وہ یہہ ہین "کن موقعون پر بادشاہ کا حق ہے کہ بدمعاش بنے" اسی بارے مین تامزن نے ایک نہایت عمدہ اور کامل شرح مسلا پر لکھی ہے - اسکو ایک بالکل غیر معمولی تصنیف سمجہنا چاہیے جس مین مصنف نے اپنا پورا اوستادانہ کمال دکھایا ہے اور اس کتاب کے مخالفین بہی اس بات کو مانتے ہین - ایسے مسلا کو ٹوٹی پھوٹی سلطنت کا دوبارہ مستحکم کرنیوالا سمجہنا چاہیے جسکی تصویر مچیاولی نے پہلے

کہہ چکا ہی۔ اکثر لوگ اسپر یہہ الزام لگاتے ہین کہ مچیاولی اپنے
کام کے لیئے سیزر بورگیا کے طرز کا آدمی چاہتا تہا۔ بورگیا کی نسبت
کہا گیا ہے کہ یہہ نہ صرف ایک وحشی ظالم تہا مگر اپنے کامون مین ہی
پورا نا کامیاب رہا اسکو ایک ضرر رسان شہاب ثاقب تصوّر
کرنا چاہیے جو چار سال سے کچہہ ہی زیادہ کے لیئے آسمان پر مثل شعلہ
کے جاتا ہوا معلوم ہوا اور پہر غائب ہوگیا۔ اگر فقط کامیابی ہی تعریف
کے قابل ہے تو مچیاولی اور اوس دنیا کو جسکے لیئے یہہ لکہہ رہا تہا
بالکل بے طرفدار بورگیا اور اوسکی زود رس بد اقبالی کا رہنا چاہیئے
اس بارے مین مچیاولی خود یہہ لکہتا ہی مین نے اسکو اس لیئے
پسند کیا کہ یہہ ایک نظیر تہا اون لوگون کے لیئے کہ جو اپنی خوبی قسمت
سے اور دوسرون کی مدد سے کامیاب ہوتے ہین۔ بورگیا نے
وہ سب کچہہ کیا جو کہ ایک ذی عقل اور قابل آدمی کر سکتا ہے۔ مین
تمکو بتاتا ہون کہ اسنے اپنی حکومت آیندہ کے لیئے کیسا مضبوط پایہ
ڈالا تہا مین نہین جانتا کہ اس نظیر سے بہتر اپنے خیالی جدید حاکم (غاصب)
کو اور کیا نصیحت کر سکتا ہون۔ اگر اسنے جو کچہہ کام کیا تہا وہ بالکل بد ثمر

رہاتو اسکی بدقسمتی تصور کرنا چاہیئے۔" یہہ بورگیا کو اپنے کام کے لائق نہین سمجہتا ہے اور اگر سمجہتا ہی ہے تو صرف ایک خاص کام کی لیئے۔ میچیاولی نے اِس شخص کو قریب سے دیکہا تہا اور جب یہہ بطور ایلچی کے بورگیا کے پاس اوسکی ترقی اقبال کے وقت مین بہیجا گیا تو اسنے اوس شخص مین وہ ہی صفات چابکدستی۔ تشدّد۔ ضد۔ دوراندیشی اور مستعدی کے پائے جنکی ضرورت اوس زمانے کی اصلاح ضعف کے واسطے معلوم ہوتی تہی۔ جب بورگیا سے وہ دہشت ناک باتین جو احاطۂ بیان سے باہر ہین صادر ہوئین تو اوس وقت یہہ بہی اوسکے ساتہہ موجود تہا۔ اسنے یہہ بہی دیکہا کہ سیزر خاموش اور اکیلے رہنا پسند کرتا تہا۔ دلی راز ظاہر نہین کرتا تہا۔ کام کرنے مین ازحد تیزی کرتا تہا۔ اور جب کوئی کام ضروری درپیش ہوتا تو اوس کے کرنے مین نہ تو یہہ جہجکتا تہا اور نہ ناکامیابی سے ڈرتا تہا۔ جسوقت تمنے یہہ سُنا کہ یہہ فلان مقام پر پہونچا تو فوراً ہی یہہ بہی سُنوگے کہ وہ وہان سے روانہ بہی ہوگیا۔ اسکے سپاہی اس سے دلی محبت رکہتے تہے اور گو ذرا سی بے قاعدگی مین بہت ہی سخت سزا دیتا تہا مگر اون کی

تنخواہون مین کبھی کمی تھین کہتا تہا اور اونکی آزادی مین بہت کم دخل دیتا
تہا- اگرچہ کم سخن تہا مگر جب کوئی ایسا موقع آن پڑتا تہا تو اس فصاحت
اور خوبصورتی سے اپنا مقدمہ پیش کرتا تہا کہ دوسرے کو جواب دینے
مین بہت ہی دشواری معلوم ہوتی تہی- موقع کا بہت بڑا جج یعنی
جانچنے والا- صاحب ہمت- چالاک- مستقل- مدبر تہا- مگر ان
سب سے زیادہ اس بات مین مشہور تہا یعنی نہ ایذا کو بھولتا تہا اور نہ
ایذا رسان کو معاف کرتا تہا- توپ کے خوف سے لوگون کو گویا
محو کر لیتا تہا- اسکا مقولہ جسپر وہ خود عمل کیا کرتا تہا وہ یہہ ہی کہ انتظام اُسی
وقت ہوسکتا ہی کہ جب رعایا پر عادل اور مضبوط گورنمنٹ قائم کیجائے
جسمین ایک عدالت دیوانی ہو جسکا میر مجلس ایک انصاف پسند شخص
ہو- رمیرو پہلا گورنر روماگنا کا مقرر ہوا تہا معلوم نہین کہ یہہ کس
لیئے مورد عتاب اپنے مالک کا ہوا مگر ایک روز جب مچیاولی
چوراہے سے گذرا تو رمیرو کو دو ٹکڑون مین پایا اوسکا سر برچھی
کی انی پر تہا- اوسکا دھڑ اونھین عمدہ کپڑون مین مقتل مین پڑا ہوا تہا
اور اوسکے قریب ایک خون آلودہ تبر رکہا تہا- اور جب اسکا ارادہ

اسکے افسرون پر ظاہر ہوا تو وہ ڈر گئے کہ کہین یہہ اون کے چہوٹے
چہوٹے صوبے نہ ضبط کرلے اور یکے بعد دیگرے باغی ہوگئے - مگر
اسکی دلیری مین کچھ بھی فرق نہ آیا اور بالکل بے پروائی کے ساتھ نئی
فوج جمع کرنی شروع کردی - غول کے غول زر پسند پردیسیون کے
اسکے روپیے کو - اسکی چالاکی کو - اور اسکے ستارے کی قوت کو
دیکھکر اسکے بیخوف اوڑتے ہوئے جھنڈے کے سائے مین جمع
ہونے لگے - جن لوگون نے اسکے خلاف مین سازش کی تہی وہ
بہلا کہان اسکی برابری - تیزی - کوشش اور قوت مین کرسکتے تھے
اسنے پہلا کام یہہ کیا کہ اُن مین بیج نااتفاقی کا بویا اور پھر دھوکا دیکر
ان مین اور اپنے مین ایک معاہدہ کروایا - جو آدمی کہ اسکی مزاج کی
سختی سے واقف تھے اون کو بالکل یقین تہا کہ اب ان لوگون کی
شامت پوری طرح سے آگئی ہی - مچیاولی بہی یہہ لکھتا ہی کہ "جب
مین باغیون مین سے ایک کے پاس گیا تو اوسکی جسم سے مجھے مُردے
کی بو آئی" - بہر حال اپنی مشہور ترکیبون کے زور سے اون کو سنقام
سینیگالیا اپنے ملنے کے لیئے بُلایا - بہت ہی خندہ پیشانی سے کے

ساتھ اون سے ہاتہہ ملایا اور اون کو اکولیڈ[1] سے سرفراز فرمایا ۔
بعد ازان سب سوار ہوکر ساتہہ ساتہہ شہر مین فوجی گفتگو کرتے ہوئے
داخل ہوئے بورگیا نے اون کو اپنے محل مین بلالیا اور تھوڑی
دیر ٹھیر کے چپکے سے چلا گیا اسکے جاتے ہی یہہ سب گرفتار کر لیئے
گئے ۔ "مین نہین سمجہتا کہ کل صبح تک بہی وہ زندہ رہین گے" ۔ فلارنس
کے سکرٹری یعنی معتمد نے یہہ سب حال اپنی گورنمنٹ کو لکہا تہا مگر اسکی
تحریر سے نہ عبرت پائی جاتی ہے اور نہ کسی طرح کا جوش ۔ کچھ تحقیقات
کے بعد صبح ہونے سے پہلے دو آدمیون کو پھانسی دیدیگئی اور جب
بورگیا کو یہہ خبر پہونچی کہ پوپ نے بہی اوس کے حکم کی
تعمیل کی یعنی کارڈنیل کو جو روما کے باغیون کا افسر
بنا تہا زہر دیدیا اوسیوقت دو اور جو باقی تھے وہ بہی
پھانسی دیدیئے گئے ۔

ان سنیگالیا کے پھانسی یافتہ مین ایک شخص جس کا

---

[1] یہہ ایک قدیم طرز یورپ مین خطاب نیز کا تہا ۔ بادشاہ جس کسیکو خطاب سے سرفراز کرتا تہا تو اوس سے پہلے بغلگیر ہوتا تہا اور پہر اوسکے دونون شانون پر آہستہ سے تلوار مارتا تہا ۔ عیسائی مذہب مین جو دو بڑے فرقے ہین یعنی پراٹسٹنٹ اور کاتلک انمین سے کاتلک پوپ کو اپنا مذہبی بادشاہ مانتے ہین جو روما مین رہتا ہے

نام[1] اولیوبروٹو۔ ڈا۔ فرمو تہا۔ اسکا قصتہ پرنس کے اٹہوین
جزو مین لکہا ہوا ہی۔ بچپن مین اسکے چچا نے اسکی پرورش کی جب
بڑا ہوا تو اوسکو باہر فوجی تعلیم کے لیئے بہیجا۔ ایک زمانہ درازکے
بعد ایک روز اوس نے ایک خط اپنے چچا کو بمقام فرمو لکہا کہ
میرا دل آپ کو اور اپنے باپ کا وطن دیکہنے کو بہت چاہتا ہی
اور یہہ بہی لکہا کہ مین ایک سَو سوار اپنے ساتہہ لانا چاہتا ہون تاکہ
جو عزت مین نے یہان پر پائی ہی اوسکو اپنے ہموطنون پر ظاہر کرون
الغرض یہہ یہان پر آیا اسکے ہم وطنون نے اسکی بڑی تعظیم کی۔
ایک روز اسنے اپنے چچا کی اور جو جو معزز لوگ فرمو کے تہے
اونکی دعوت کی بعد کہانے کے یکبارگی اسکی سپاہ نے مہمانون پر
حملہ کیا۔ اور ایک کو بہی زندہ نہ چہوڑا اس حرکت کے بعد اولیوبروٹو
اس ملک کا ظالم بادشاہ بن بیٹہا۔ اس قصے کے بعد ہمکو چاہیئے کہ ہم
بورگیا کو بالکل معاف کرین کہ اسنے ایکسال بعد الیوبروٹو سے
پورا انتقام لیا جب اسکا آخر وقت آیا تو اسنے کوشش کی تہی

---

[1] اسکا پورا قصہ کتاب پرنس جو کہ میکیاولی کی ایک تصنیف ہی مین دیکہو۔

کہ اپنی پیش قبض پھانسی دینے والے کو مار دے - اس مجمع مین
شیر بہی تھے اور لومڑیان بہی تھین -
مچیاولی نے جو یہہ تعریف بورگیا کی کی ہے اسکی اصل وجہ
یہی معلوم ہوتی ہے جو اوپر درج ہے - یہہ سب لوگ ڈاکو تھے
ڈانٹے دو سو برس پہلے کہہ چکا ہے کہ روماگنا کے جتنے
ظالم بادشاہ گذرے اون کے دلون مین جنگ کا شوق نہ
اب کم معلوم ہوتا ہے اور نہ پہلے کم معلوم ہوا تہا - اس زمانے
مین بہی اونکی وہی حالت ہے - یہہ شہر اُن اشخاص سے بہرا ہوا تہا
جو پہلے مانس کہلاتے تھے - اور جنکا کام محض بیکاری اور سستی مین
اپنی عمر بسر کرنے کا تہا - جو کچہہ انکی جائداد سے وصول ہوتا تہا اُسی
پر بہروسہ کیئے بیٹھے تہے - نہ تو اسکے بڑہانے کی فکر کرتے تہے
اور نہ نوکری کی تکلیف منظور کرتے تہے - ایسے لوگون نے
خواہ کہین ہون ضرر ضرور پہونچے گا - مگر سب سے زیادہ وہ لوگ تہے
جو قلعون کے مالک تہے اور جن کی زبردست کچہہ رعایا بھی
تہی - پوپ اور اوس کے خوفناک بیٹے کے ہاتہہ مین آ نے

کہ اپنی پیش قبض پھانسی دینے والے کو مار دے - اس مجمع مین
شیر بہی تھے اور لومڑیان بہی تھین -
مچیاولی نے جو یہہ تعریف بورگیا کی کی ہے اسکی اصل وجہ
یہی معلوم ہوتی ہے جو اوپر درج ہے - یہہ سب لوگ ڈاکو تھے
ڈانٹے دو سو برس پہلے کہہ چکا ہے کہ روما گنا کے جتنے
ظالم بادشاہ گذرے اون کے دلون مین جنگ کا شوق نہ
اب کم معلوم ہوتا ہے اور نہ پہلے کم معلوم ہوا تھا - اس زمانے
مین بھی اونکی وہی حالت ہی - یہہ شہر اُن اشخاص سے بھرا ہوا تھا
جو پہلے مانس کہلاتے تھے - اور جنکا کام محض بیکاری اور سستی مین
اپنی عمر بسر کرنے کا تہا - جو کچہہ انکی جائداد سے وصول ہوتا تہا اُسی
پر بہروسہ کیئے بیٹھے تہے - نہ تو اسکے بڑہانے کی فکر کرتے تہے
اور نہ نوکری کی تکلیف منظور کرتے تہے - ایسے لوگون نے
خواہ کہین ہون ضرر ضرور پہونچے گا - مگر سب سے زیادہ وہ لوگ تہے
جو قلعون کے مالک تہے اور جن کی زبردست کچہہ رعایا بھی
ہتی - پوپ اور اوس کے خوفناک بیٹے کے ہاتہہ مین آنے

یعنی الیگزانڈر[1] ششم نے تو انتقال کیا لیکن سیزر بہ سبب کم سنی اور طاقت کے اپنے مرض پر فتحیاب ہوا۔ مگر اوسوقت مین کہ جب اسکا ستارۂ اقبال بے نور ہو گیا تھا۔ مچیاولی نے جب اسکو اس بُری حالت مین دیکھا تب سمجھا کہ بدقسمتی اب اس شخص کے ذاتی جوہر پر کامیاب ہوئی ہے۔ رومانگنا مین اسکی رعایا نے کچھہ روز اسکی طرفداری کی مگر اسنے وہی ظلم اور بدانتظامی شروع کر دی۔ گو سیزر نے اسپین کے مجتہدون کو اپنی طرفداری پر مجبور کیا تھا لیکن جولیس ثانی اسکا ویسا ہی دشمن رہا۔ اور جب پوپ بھی بنا تو اس سے بدلہ لینا نہیں بھولا۔ مچیاولی بہت ہی فضیلت کے ساتھہ بیان کرتا ہے کہ اگر کوئی یہہ خیال کرے کہ جدید خدمتگزاری سے بڑے آدمی اپنی پرانی ایذاؤن کو بھول جاتے ہین تو وہ سخت غلطی کرتا ہے۔ گانسالو و نے جو کہ مشہور کپتان گذرا ہے اس کے ساتھہ بورگیا کو نیپلز[2] پہونچا دیا۔ یہان پر اسکو ثمر اپنی پرانی حرکتون کا ملا۔ ایک دفعہ اس نے

---

[1] اس پوپ کا نام تھا۔ [2] یہہ اطالیہ کا ایک بڑا شہر ہے

یہہ کہا تہا کہ اُن لوگون کو دغا دینا چاہیے جو دغابازی مین اوستاد ہین
اُس اپنے مقولے کی معنی وہ اب اچہی طرح سمجہا ہوگا - نیپلز مین گانساؤ
نے اسکی بڑی خاطر کی اکثر اپنے ساتہہ کھانا کھلاتا تھا اور مختلف
معاملات پر گفتگو کرتا تھا - ایک روز رات کو جب یہہ اپنی جای
پر جا رہا تہا - تو چور دروازے مین سے گذرتے وقت ایک
افسر نے آکر اسکی تلوار بادشاہ کاسٹیل[1] کے نام سے طلب
کی - بعد گرفتاری اسپین کو بہیجدیا گیا - تین سال تک یہہ آفتون
مین پھنسا اور قسمت سے لڑتا رہا - مدد اور اوس شیطنت کی
وجہ سے جو اسمین مجسّم تھی آخر الامر جنگ ویانا مین جو ایک شہر صوبہ
نوآر[2] مین ہے ۱۵۰۶ء مین مارا گیا - اسکا عمدہ زرہ بکتر اون لوگون
نے جو اس سے واقف نہ تھے اوتار لیا - اور اسکی برہنہ -
خون آلودہ - گولیون سے چھلنی بنی ہوئی لاش کو میدان پر چھوڑ
گئے - اسکی عمر صرف اکتیس ۳۱ برس کی تہی - اسکا باپ جو ظلم کرنے
مین اس سے کسی طرح کم نہ تہا بہتر ۷۲ برس کی عمر مین مرا اُسی لئے تاریخ

[1] ملک اسپین کا ایک صوبہ ہے - [2] ایضاً

کوئی نصیحت یا پند پیدا نہین کرسکتی"۔

اسکو چھوڑکر ہمکو اب اون مسائل پر غور کرنا چاہیے جنکو مچیاولی پیش کرتا ہی۔ جتنا کہ ہم تاریخ کو بھولتے جاتے ہین اوتنا ہی اسکے مقولے ہمکو مسخر کرتے ہین۔ یہہ کہا گیا ہے کہ دنیا مین بہی دو بادشاہ یعنی اوریلیس[1] اور نوان لوائس[2] کامل ہوئے ہین ان مین اگر تم جمہوری سیر مجلسون اور وزرای ریاستون کو شریک کردو تو اوسط فی صدی اور کم ہوجاتا ہی۔ آٹھہ صدیون مین فقط بارہ بادشاہ اور چار پوپ روما کی فہرست مقدسین مین ایسے نکلے کہ جن کی نسبت لفظ عمدہ عائد ہوسکتا ہے اب تمھین خیال کرو کہ کس مشکل سے باخدا آدمیون نے اس دنیا مین حکومت کی ہوگی ہمکو ہوشیار رہنا چاہیے کہ مچیاولی کو معلم منافقت کہتے کہتے کہین ہم آپ ہی اس خطاب کے لائق نہ ہوجائین۔

اب اس مسئلہ کو لو کہ مذہب زیر دست تدبیر مملکت رہنا چاہیے مچیاولی کے بعد ہی جو زمانہ آیا اوسمین تین شخص ایسے ہوئے

[1] زمانۂ قدیم مین روما کا بادشاہ تہا۔ [2] فرانس کا بادشاہ تہا۔

جنکو لوگ ابتک جانتے ہین یعنی ولیم دی سائیلنٹ ۔ ہنری آف نوار ۔ ایلزابت آف انگلنڈ ۔ ان عظیم الشان آدمیون مین بہی وہی خط و خال پہچاننے کیواسطے جو مچیاولی نے اپنے خیالی جدید حاکم کی مکروہ تصویر مین کہینچے ہین ہمکو منافقت یا منہ چڑانیکی ضرورت نہین ہی ۔ ولیم دی سائیلنٹ پہلے لوتہرن[1] مذہب پر تہا پہر کاتلکیہ مذہب پر ہوا آخر مین کالونسٹ[2] ہوکر رہا اور اپنے بچون کو بہی اپنے ساتہہ ساتہہ ان نئے مذہبون مین کہینچتا رہا ۔ بہرحال اسنے وہ مذہب اختیار کیا جس سے تدبیر مملکت مین نفع پہونچا ۔ ہنری نے بہی اسیوجہہ سے اپنے مذہب کو تین بار بدلا اور پہر اختیار کیا ۔ ہماری مشہور ایلزابث نے بہی بہی مار پیچ کا پہسلوان رستہ پسند کیا ۔ تمام تاریخ مین اس سے زیادہ عبرت آمیز اور افسوسناک کوئی جزو نہ ہوگا کہ جو اس مائی

---

[1] اس سے بورگیا کی طرف اشارہ ہی ۔ یہہ وہ عیسائی فرقہ ہی جسکو ایک جرمن مارٹن لوتہر نامی نے ایجاد کیا تہا ۔ اس فرقہ کو پراٹسٹنٹ بہی کہتے ہین ۔

[2] اس لفظ کی معنی کالون کے شاگرد کے ہین ۔ کالون ایک عیسائی مجتہد گذرا ہی کہ جس نے ایک نیا مذہبی فرقہ ایجاد کیا تہا ۔

کی حالت مذہب کی نسبت لکھا گیا ہی - لکھا ہی کہ بدعت کے جرم
مین عورتون کو جلایا - پھانسی دی - گولی سے مارا اور جو ایذائین کہ
ان ظالمون سے ہو سکین وہ ان کو دی گئین - ایک بہت بڑا فرقہ
-ستفین کا ایسا ہی جس نے سولہوین اور سترہوین صدیون مین بدعت
کرنیوالون کے خلاف مین وہ دلائل گردن زدنی پیش کئی ہین کہ
جو مچیاولی نے باغیون کے خلاف مین لکھی تھے - اور مچیاولی
نے منطقی دلیل کے ساتھ یہہ پوچھا کہ وہ مظالم جو چرچ کی اصلاح
کیواسطی جائز سمجھی جائین دولت کی اصلاح کیواسطی بھی کیون نہ مفید
خیال کئی جائین - دراصل یہہ جتنی لڑائیان مانوفیزائیٹ[1]
ایرین[2] - اور بت شکنون نے مذہب کے نام سے شروع کی ہین انکی
کوئی جائز وجوہ نہین ہین - اصل وجہہ ان کی ایک دوسری کی
برائی قومی نفرت اور تدبیر مملکت ہے آج کل کے خوش زبان مورخونکا

---

[1] یہہ وہ عیسائی فرقہ ہی جو یہہ سمجھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بشری اور خدائی خصلتین مل کر ایک ہی ہوگئی تھین-

[2] یہہ وہ نوع انسان کا حصہ ہی کہ جس سے ہندوستان - ایران اور یورپ کا زیادہ حصہ بسا ہوا ہے - ایک شاخ مذہب عیسوی کی ہی-

ہیرو یعنی بہادر فریڈرک دی گریٹ ہے۔ اس عظیم الشان بادشاہ نے کوشش کی تہی کہ کتاب پرنس کی تردید لکھی مگر والٹیر نے اس سے یہہ کہا کہ جہان پناہ میرا یہہ خیال ہے کہ اگر میکیاولی اپنے شاگردون کو کوئی نصیحت کرتا تو اسکی پہلی نصیحت یہہ ہوتی کہ وہ اس کتاب کی تردید کرین" کارلائیل بہت ہی حقارت کے ساتہہ افسوس ظاہر کرتا ہی کہ فریڈرک دی گریٹ جسکو اس نے ایک جوانمرد خیال کیا تہا وہ اس طالین کی چہوٹی سی خراب اور خوشامدون سے بہری ہوئی کتاب پر نظر ڈالے" افسوس ہے کہ فریڈرک کے جوتے کی نوک نے اسکی تردید نہین کی کیونکہ یہی اسکا انعام بھی تہا" کارلائیل کا نام لیتے ہی ہمکو وہ آدمی یاد آتا ہی کہ جو یہہ سمجہتا ہو کہ ہر شے کا صحیح علم وہی جانتا ہی۔ کوئی آدمی اوس مجتہد سے زیادہ روکھا یا ترش رو نہین ہو سکتا جسکا یہہ خیال ہو کہ با مذہب لوگون کے باطنی صفائی کو کوئی خراب نہین کر سکتا مگر خود بہت جلد اورون سے خراب ہو جاتا ہی

---

[1] ملک جرمن کا مشہور بادشاہ جو اٹھارویں صدی مین گذرا۔ [2] انگلستان کا نامی محقق اور مورخ تہا۔

ہیرو یعنی بہادر فرڈرک[1] دیگریٹ ہے۔ اس عظیم الشان بادشاہ نے کوشش کی تہی کہ کتاب پرنس کی تردید لکھی مگر والٹیر نے اس سے یہہ کہا کہ جہان پناہ میرا یہہ خیال ہے کہ اگر مچیاولی اپنے شاگردون کو کوئی نصیحت کرتا تو اسکی پہلی نصیحت یہہ ہوتی کہ وہ اس کتاب کی تردید کرین" کارلائیل[2] بہت ہی حقارت کے ساتہہ افسوس ظاہر کرتا ہی کہ فرڈرک دیگریٹ جسکو اس نے ایک جوانمرد خیال کیا تہا وہ اس طالین کی چہوٹی سی خراب اور خوشامدون سے بھری ہوئی کتاب پر نظر ڈالے" افسوس ہے کہ فرڈرک کے جوتے کی نوک نے اسکی تردید نہین کی کیونکہ یہی اسکا انعام بھی تہا" کارلائیل کا نام لیتے ہی ہمکو وہ آدمی یاد آتا ہی کہ جو یہہ سمجہتا ہو کہ ہر شے کا صحیح علم وہی جانتا ہی۔ کوئی آدمی اوس مجتہد سے زیادہ روکھا یا ترش رو نہین ہوسکتا جسکا یہہ خیال ہو کہ با مذہب لوگون کے باطنی صفائی کو کوئی خراب نہین کرسکتا مگر خود بہت جلد اورون سے خراب ہوجاتا ہی

[1] ملک جرمن کا مشہور بادشاہ جو اٹھارویں صدی مین گذرا۔ [2] انگلستان کا نامی محقق اور مورخ تہا۔

ہیرو یعنی بہادر فرڈرک[1] دیگریٹ ہے۔ اس عظیم الشان
بادشاہ نے کوشش کی تہی کہ کتاب پرنس کی تردید لکہی مگر والٹیر
نے اس سے یہہ کہا کہ جہان پناہ میرا یہہ خیال ہے کہ اگر میکیاولی
اپنے شاگردون کو کوئی نصیحت کرتا تو اسکی پہلی نصیحت یہہ
ہوتی کہ وہ اس کتاب کی تردید کرین" کارلائیل[2] بہت ہی حقارت
کے ساتہہ افسوس ظاہر کرتا ہی کہ فرڈرک دیگریٹ جسکو اس نے
ایک جوانمرد خیال کیا تہا وہ اس طالین کی چہوٹی سی خراب
اور خوشامدون سے بہری ہوئی کتاب پر نظر ڈالے" افسوس
ہے کہ فرڈرک کے جوتے کی نوک نے اسکی تردید نہین کی
کیونکہ یہی اسکا انعام بہی تہا" کارلائیل کا نام لیتے ہی ہمکو وہ
آدمی یاد آتا ہی کہ جو یہہ سمجہتا ہو کہ ہر شے کا صحیح علم وہی جانتا ہی۔
کوئی آدمی اوس مجتہد سے زیادہ روکہا یا ترش رو نہین ہو سکتا
جسکا یہہ خیال ہو کہ بامذہب لوگون کے باطنی صفائی کو کوئی
خراب نہین کر سکتا مگر خود بہت جلد اون سے خراب ہو جاتا ہی

[1] ملک جرمن کا مشہور بادشاہ جو اٹہارویں صدی مین گذرا۔ [2] انگلستان کا نامی محقق اور مورخ تہا۔

ہیرو یعنی بہادر فریڈرک دیگریٹ ہے۔ اس عظیم الشان
بادشاہ نے کوشش کی تہی کہ کتاب پرنس کی تردید لکہی مگر والٹیر
نے اُس سے یہہ کہا کہ جہان پناہ میرا یہہ خیال ہے کہ اگر میکیاولی
اپنے شاگردون کو کوئی نصیحت کرتا تو اسکی پہلی نصیحت یہہ
ہوتی کہ وہ اس کتاب کی تردید کرین" کارلائیل بہت ہی حقارت
کے ساتہہ افسوس ظاہر کرتا ہی کہ فریڈرک دیگریٹ جسکو اس نے
ایک جوانمرد خیال کیا تہا وہ اس طالین کی چہوٹی سی خراب
اور خوشامدون سے بھری ہوئی کتاب پر نظر ڈالے" افسوس
ہے کہ فریڈرک کے جوتے کی نوک نے اسکی تردید نہین کی
کیونکہ یہی اسکا انعام بھی تہا" کارلائیل کا نام لیتے ہی ہمکو وہ
آدمی یاد آتا ہی کہ جو یہہ سمجہتا ہو کہ ہر شے کا صحیح علم وہی جانتا ہی۔
کوئی آدمی اوس مجتہد سے زیادہ روکھا یا ترش رو نہین ہوسکتا
جسکا یہہ خیال ہو کہ با مذہب لوگون کے باطنی صفائی کو کوئی
خراب نہین کرسکتا مگر خود بہت جلد اورون سے خراب ہو جاتا ہی

ملک[1] جرمن کا مشہور بادشاہ جو اٹھارویں صدی مین گذرا۔ انگلستان[2] کا نامی محقق اور مورخ تہا۔

کرتا ہون"۔اس کہنے پر بہی اس کے دل مین اتنی قوت نہ تہی کہ
وہ خنجر پر تبرّا کرتا۔یہہ کہتا ہی کہ فرض کرو کہ اگر ایک شخص دغابازی
سے کسی اپنی قدیم دوست کو غیر حاکم کے پولیس کے ہاتہہ مین
پکڑوا دی اور اس امر کی خبر سنکر ایک غریب مزدور اس جوڈاز†
کو دن دہاڑے اور عام سڑک پر مار ڈالے اوسوقت میرا
دل ہرگز نہ چاہیگا کہ مین اوس قاتل کو پکڑوا دون جس نے اسطرح
ظلم سے نفرت ظاہر کی او عدل کو اپنے ہی ہاتہہ مین لیلیا تہا
زمانۂ حال کی جمہوری حکومت مین بہی بہت ساری ایسے پوشیدہ
پرزی ہین جو کہ عمدہ کلون مین کام کر رہی ہین اور جو ہمکو میچیاولی
کی نصیحت کو یاد دلواتے ہین یعنی "نام کو قائم رکہنا چاہیے اور
چیز کو اوڑا دینا"۔ ایک لائق شخص نے جسنے بہت ہی وسیع دماغ
پایا تہا اور جو تہوڑے سال ہوتے ہین کہ اس یونیورسٹی کا
پرفیسر تہا اسنی اس زمانے کے ایک مصنف کی خیالی تصویر

---

† حضرت عیسیٰ کا ایک مصاحب تہا کہ جس نے حضرت عیسیٰ کو یہودیون کی ہاتہہ مین پکڑوا دیا تہا
اب یہہ نام اوس شخص کو دیا جاتا ہی جو اپنی دوست کو دغابازی سی پکڑوا دی۔

کھینچنے کا قصد کیا تھا کہ جو شل میچیاولی کی تیز نگاہ سے پارٹی
لیڈر پر اوسی طرح سے غور کر رہا تھا کہ جسطرحسے یہہ اطالین
کسی ظالم بادشاہ کے جملہ خصائل کا غور کرتا تھا - یہہ کہتا ہی کہ اس
طرحکا مصنف یہہ دیکھیگا کہ پارٹی لیڈر مین گو خانگی طور پر سب
عمدہ خصلتین موجود ہون مگر اپنے عہدے کی وجہہ سے ان بہت
ہی بڑی بشری صفات پر یعنی راستی و انصاف - و اخلاقی
ہمت پر عمل نہین کر سکتا - یعنی سچ بہت کم بول سکتا ہی اور انصاف
کے وقت پر وہ ہمیشہ اپنے ساتھیون کا اور انکی دوستون کا
طرفدار بنجائیگا - ہمت اوسی کام مین کریگا کہ جس سے اوسکی طرفدارونکو
نفع پہونچے - اسمین کوئی شک نہین کہ اس اشارے سے ذی
فہمی ظاہر ہوتی ہی اور شاید فائدہ بھی پہونچے مگر حد سے تجاوز
کرنا بھی نہین چاہیے - پارٹی گورنمنٹ کو اولیا ءاللہ کی حکومت
نہین سمجھنا چاہیے - گو معاملہ سیاست ایک ائمی مرض بھی ہو بار
ہم ہمکو اس امر سے نا امید نہ ہونا چاہیے کہ پارلیمنٹ اور کانگرس

فرلیق کا افسر

کی دنیا مین بہی سچائی اور عدل اور اخلاق اوتنا ہی جمع ہے جتنا
ظاہر کی دنیا مین پایا جاتا ہی - یہہ تین یا چار تاریخی مثالین اون بڑی
باتون کو ظاہر کر سکتی ہین جنکو مچیاولی کی تصنیفات نے حل
کیا ہی اور کئی پشتون سے یورپ مین اون لوگون کے کام رہی
ہین کہ جو معاملۂ سیاست پر غور کرنے کے قابل ہین -
اگر کوئی شخص ایک مثال اس زمانے کے لحاظ سے مچیاولی
کی فلاسفی کے لیئے پیش کرے تو وہ میرے نزدیک اس مقولی
سے ملتی ہوئی ہوگی یعنی نیچر قانون اخلاق کے مطابق کام نہین
کرتی - نیچر اپنے سرخ دانت اور سرخ پنجون سے اس طرز پر کام
کرتی ہی کہ جس طرز سے سب بہلے آدمی بچتے رہتے ہین - کیا
اس تمام ذی حس عالم کو یہہ ڈراونی چیزین یعنی آفات - بہوک
ظلم اور ڈر وغیرہ مثل سایے کے گھیرے ہوئے نہین ہین -
جنگ مین قانونِ اخلاق کام نہین دیتا اور تا اختتامِ جنگ ہابیس
کارپس[1] اور وہ دس حکم جنکو حضرت عیسیٰؑ نے آدمیون پر فرض

---

[1] یہہ ایک بہت پرانا انگلستان کی قانون کا دفعہ ہی - حاکم کسی شخص کو قید نہین کر سکتا جب تک کہ عدالت مین اوسکا جرم نہ ثابت ہوا ہو -

بیکیئے ہین مع اور عمدہ حکمون کے معطل کردیے جاتے ہین - ایک
فوجی کتاب جسکا مصنف ہماری زمانیکا مشہور آدمی ہی ہمکو ہوشیار
کرتی ہی کہ ہُماری قومی تعلیم جہوٹ بولکر کامیابی حاصل کرنے سے
منع کرتی ہے اسیوجہہ سے ہم ہمیشہ اس بات پر زور دیتے ہین
کہ تدبیر مملکت کیلیے سچ بولنا اچہی بات ہی اور سچّا آدمی اکثر کامیاب
ہوتا ہی - یہہ خیالات بچون کی تعلیم کے لیئے عمدہ ہین - مگر جو آدمی
کہ ان پر عمل کرتا ہو اوسکے لیئے بہتر ہے کہ وہ اپنی تلوار کو نیام کرلی"
میری رای مین اس قول کو تسلیم کرکے تلوار کو جہان تک ممکن ہو نیام
مین بند رکہنا چاہیئے -

جبکہ سپاہی قانون اخلاق سی بالکل بری ہی تو پہر ایک ریاست کے
حاکم کو کیا ضرور ہی کہ وہ اس قانون کے مطابق کام کرے - حاکم
کیون نہین اوس سی فائدہ اوٹھای جسکو انگریزی مین ایوولوشنری
بیاٹیٹیوڈ کہتے ہین جسکے معنی یہہ ہین کہ خدا قوت دار لوگون کو جزا
خیر دی کہ یہہ کمزورون کا شکار کرتے ہین - بہلائی اور برائی علّت
اور نتیجے کو ایک ہی مسئلے کے دو رخ سمجہنے چاہیئین اور اخلاق کو

طبیعت الاشیا کہنا چاہیئے۔ اور حساب مین تمام نتائج کو شریک
کرکے ہم کو دیکہنا چاہیئے کہ ریاست کے کُل کام اپنی حد تک جا پہونچے
ہین یا نہین۔ بشپ بٹلر کہتا ہی کہ ہم کسی ایک چیز کی کامل حالت
یعنی اسکی علتین اور نتائج اور اجزا متفرق بیان نہین کر سکتے۔ مختصر
یہہ ہے کہ سبب اور نتیجے کو ایک ہی معاملہ سمجہنا چاہیے۔ تم کو
چاہیئے کہ تدبیر مملکت کو ایک مکمل شے سمجہو۔ حاکم بذاتِ خود مثل
اور لوگون کے ہے۔ اسکا وجود مثل پتّون کی پیدایش کے ہے
جو بالکل ناپائدار مثل سایے یا خواب کے ہے۔ مگر ریاست اسکی
غائب ہو جانے کے بعد بہی زندہ رہتی ہی۔ یہہ ایک امانت دار
زمانۂ آیندہ کا ہی جو اپنے لیئے صرف کچہہ نہین کرتا۔ بلکہ اپنی قوم
کی قسمتِ دراز کی رہنمائی کرتا ہی۔ پتّے جہڑ جاتے ہین مگر درخت
بدستور قائم رہتا ہے۔

پس مصالح سلطنت و دولت اور قوم کی پرستش کی حمایت
یون ہوتی ہی۔ جس چیز کی تدبیر مملکت کو ضرورت ہوتی ہی اُسکو

عدل فوراً منظور کر لیتا ہی اور معاملۂ سیاست مین جو جرم ہوتی ہین اون کو جرم نہین بلکہ صرف غلطیان کہتے ہین۔ بقول گوئٹے کے "عمل کرنیوالے آدمی کو ضرور ہی کہ وہ خدا ترس نہ ہو"۔ ایک نے کہا ہی اور جسکی مچیاولی بھی بہت تعریف کرتا ہی کہ "تعریف اون لوگون کے لیئے ہے کہ جو اپنے ملک کو اپنی جان سے عزیز تر رکھتے ہین"۔ فادرپال[1] کہتا ہے کہ "ہمکو اوّل وینیس[2] کے باشندے بننا چاہیئے اور پھر عیسائی"۔

اب ہم سمجھ سکتے ہین کہ اِن سوفسطائی دلیلون کے اور اِن خوفناک باتون کے پیچھے کیسے بھاری مسائل چھپے ہوئے ہین۔ کیا علمِ اخلاق فقط نتیجہ ہی سے تعلق رکھتا ہی اور سبب سے نہین۔ ریاست کو علت سمجھنا چاہیئے یا نتیجہ۔ یہہ کس غرض کے لیئے قائم ہی۔ کیا یہہ ایک خاص شخص کے لیئے اور اوسکے اخلاقی اور ذاتی فائدے کے لیئے قائم ہے یا اس خاص شخص کو اس

---

[1] فادرپال کے اس فقرے کے معنی یہہ ہین کہ ہم لوگون کو اپنے ملک کا زیادہ خیال رکھنا چاہیئے بہ نسبت اپنے مذہب کے۔

[2] اِٹلی کا ایک مشہور شہر ہے جہان پہلے چھوٹی جمہوری سلطنت تھی۔

کل کا ایک چرخ یا کیں تصور کرنا چاہیئے - یہہ کہان تک صحیح ہی کہ اول فرض ہر ملکی کا یہہ ہی کہ اپنے ملک کی ترقی پر نظر رکہے اور یہہ اونکی خانگی کامون پر کہین زیادہ سبقت رکہتا ہی - وہ کیا چیزین ہین جن کا غلبہ ریاست پر رہنے سے ہم اس ریاست کے سچے تمدن کی جانچ کر سکتے ہین - کیا وہ چیزین یہہ نہین ہین یعنی عدل - راستی - برابری اور بے رعایتی قانون اور محکمون مین اور ہمسایون کے برتاؤ مین ؟ کیا سب سے بڑا اثر قومی تدبر مملکت کا یہہ ہے کہ وہ اُس قوم کی خصلتون کو بدل دے اور کیا ریاستین دغابازی اور ظلم کے راستے پر چل سکتی ہین بغیر اسکی کہ اون کو قومی زوال کی سزا نہ ملے ؟ ہمکو ڈی البرٹ کے مقولے کا خیال کرنا چاہیئے جسکو مثل نقش کے ہر بہلی مانس کو اپنے پاس رکہنا چاہیئے - وہ یہہ ہی - "مین اپنے کنبے کو اپنے سے زیادہ پسند کرتا ہون - اپنے ملک کو اپنے کنبے سے اور نوع انسانکو اپنے ملک سے" کیا یہہ ترتیب صحیح ہی - مچیاولی کے سامنے یہہ سب سوال بالکل فضول ہوتے مگر دنیا ہزارون آفات

کل کا ایک چرخ یا کیں تصور کرنا چاہیئے - یہہ کہان تک صحیح ہی
کہ اول فرض ہر ملکی کا یہہ ہی کہ اپنے ملک کی ترقی پر نظر رکھے
اور یہہ اونکی خانگی کامون پر کہین زیادہ سبقت رکھتا ہی - وہ کیا
چیزین ہین جن کا غلبہ ریاست پر رہنے سے ہم اس ریاست کے
سچے تمدن کی جانچ کرسکتے ہین - کیا وہ چیزین یہہ نہین ہین
یعنی عدل - راستی - برابری اور بے رعایتی قانون اور محکمون
مین اور ہمسایون کے برتاؤ مین ؟ کیا سب سے بڑا اثر قومی تدبر
مملکت کا یہہ ہے کہ وہ اُس قوم کی خصلتون کو بدل دی اور کیا
ریاستین دغابازی اور ظلم کے راستے پر چل سکتی ہین بغیر اسکی
کہ اون کو قومی زوال کی سزا نہ ملے ؟ ہمکو ڈی البرٹ کے
مقولے کا خیال کرنا چاہیئے جسکو شل نقش کے ہر بھلی مانس کو اپنے
پاس رکھنا چاہیئے - وہ یہہ ہی - مین اپنے کنبے کو اپنے سے زیادہ
پسند کرتا ہون - اپنے ملک کو اپنے کنبے سے اور نوع انسانکو
اپنے ملک سے ؟ کیا یہہ ترتیب صحیح ہی - مچیاولی کے سامنے
یہہ سب سوال بالکل فضول ہوتے مگر دنیا ہزارون آفات

یہہ تمام اصلاحین جو قومون کی خصلتون مین ہو سکتی ہین وہ مچیاولی کے زمانے کے عمدہ لوگون کے ذہن مین موجود تہین مگر مصالح سلطنت اون کے پیدا ہونے کی مانع ہوتی تہی - وہ وحشیانہ برتاؤ جو اہل اسپین نے نئی دنیا کے باشندون کے ساتہہ رکہا تہا اسکے خلاف مین لاکاساس اور پادریون نے جو مچیاولی کے ہم عصر تہے ایک مردانہ مقابلہ ان ظالمون کے ساتہہ قائم کیا تہا مگر اون دلیلون نے جو پرنس مین سے لی ہوئی معلوم ہوتی تہین اون کو خود شکست دیدی گروٹیس اور اوسکے ماقبل لوگون نے بہت بڑی کوشش کی تہی کہ جنگ کے صدمون کو کم کرین مگر مچیاولی کی کتابون نے لوگون کی خیالات بالکل برعکس کردئیے - جب سے مچیاولی نے ان مسائل مسلمہ کو کاغذ پر لکہا اور اب تک کئی زمانے آئے اور گذر گئے - ان مختلف دورون مین جو بڑے محقق مشہور بحث کرنے والے اور مشہور مصنفین گذرے جنہون نے دولت کو اعلی اخلاق

ایک نامی مورخ تہا جسکی مشہور تصنیف تاریخ یونان ہے -

کے ساتھہ منسوب کردیا اون کی مجلس مین اسکو کوئی جا نہین ملسکتی۔
ان مصنفین نے گورنمنٹ کے طرز اور مقولون کو انسانیت کا جامہ پہنایا
اور ملکی کے اصل معنی بتائے یعنی ہموطنون کو چاہیے کہ بشری جوہر
اور جو جو عمدہ خصلتین ان مین ہون ان سب مین ایکدوسرے کو شریک
اچھی سمجھین۔ مچیاولی گذری زمانے کو اوسیطرح دیکھتا تھا کہ
جسطرح طالب علم اور معمار اور سنگ تراش دیکھتے ہین۔ مگر
سوشل قوت کو پرانے روما کے باشندون کی یاد دلاکر
اس سوسائٹی کو جو تیرہوین صدی کی حکومت کے خیالات
مین ڈوبی ہوئی تھی درست کرنے کی کوشش کرنا مثل جولین
دی اپاسٹیٹ کے تاریخی بیوقت کی غلطی تصور کرنا چاہیے
مچیاولی کی طرف سے یہہ خیال کیا گیا ہے کہ یہہ بھی مثل اعلی
تدبیر منزل اور اصولی قانون دان کے انصاف اور ناانصافی
پر خیال نہین کرتا ہی۔ کیا سچ کہا ہے کہ اصل قدر تمام علم حکمت
کی جسکی بنا تصورات پر ہے منحصر ہے نسبتی خوبی پر اُن عناصر
کی جو خیال کے وقت مردود کردیے گئے اور جو مقبول کہہ

لیئے گئے ہون - یہہ خیال لوگون کا غلط معلوم ہوتا ہے کہ اسنے حکومت کے اخلاقی عناصر کو بوجہہ علم حکمت کے اور خیالی اصول کے اپنے کام مین دخل دینے نہین دیا - کیا یہہ کم سریع الفہم ہو جائیگا اگر ہم یہہ خیال کرین کہ جیسا اسنے مذہب سے معاملات سیاست کو طلاق دلوادیا ہے اوسی طرح علم اخلاق کو بھی تدبیر مملکت سے علحدہ کردیا ہو؟ یہہ چند ایسے سیاستی مقولے لکھہ رہا تہا کہ جو بآسانی کام مین آسکین - جن پر عمل کرنے کا نتیجہ حاکم کی محافظت اور اوسکی حکومت کی پائداری ہے - جس اصل اصول پر اوسنے ان کو قائم کیا - اور جس کے مضبوط ہونے پر اوسکو کچہہ بھی شک نہ تہا وہ یہہ ہے یعنی علم اخلاق کا ان معاملات مین شریک کرنا اسیطرح وقت کو خراب کرنا ہی کہ جسطرح علم اخلاق سے کام جہاز چلانے کا لیا جائے -

گو دلیل کے ساتہہ اور اس خیال سے کہ یہہ امور اسکے کام سے کوئی مناسبت نہین رکہتے ان کو بالکل علحدہ کردیا تہا مگر اس حرکت نے اسی کے کام پر بہت برا اثر ڈالا کیونکہ یہہ وہ زندہ قوتین ہین جنکی

ہدد سے سوسائٹیان قائم ہین اور حکومتین مضبوط ہین۔ اسی کے
زمانے مین ایک عجیب وغریب واقعہ پیش ہوا وہ یہہ تھا کہ تین یا چار
سال قبل ان رسائل کے لکھے جانے کے جان کالون پیدا ہوا
(۱۵۰۹ء) اس شخص مین مذہبی جوش اور علم سیاست دونون پوری
قابلیت کے ساتھہ پائے جاتے ہین جس کا نظیر یورپ کی
تاریخ مین نو معلوم نہین ہوتا۔ اُن باتون کو کہ جنکو میچیاولی نے صرف
کاغذ ہی پر لکھا تہا اسنے عمل مین لاکر دکھلا دیا۔ کالون نے واقعی
ایک خودمختار سلطنت قائم کی جسکو اوسنے چلایا اور غیر قومون کے
حملون سے محفوظ رکھا اور اس یورپ کے چھوٹے سے کونے
کو اُسنے مرکز اوس مشہور کارروائی کا بنایا جس نے انگلنڈ
فرانس۔ اسکاٹلنڈ اور امریکہ کو ایسا ہلایا کہ مدتہا یاد رہیگا۔
اور اسکے ساتھہ ہی ساتھہ ایک مستحکم دیوار اسپین اور روما کی
سامنے کھڑی کی تہی تاکہ اسکے زمانے کے جھگڑون مین یہہ
قومین دخل دے ہی نہ سکین۔ فلارنس اور جنیوا اور ہالنڈ
ان تین ریاستون نے وہ مدد اصلاح تمدن مین دی ہی جس کے

صلے مین یہہ ہمیشہ یورپ کی بڑی سلطنتون مین شمار کیجائینگی
اگر کوئی شخص دشوار پسند طبیعت رکہتا ہو بشرطیکہ اوسکی پاس بیکار
وقت ان باتون کے سوچنے کا بہی ہو تو وہ اپنے سے یہہ
سوال کرے کہ اگر فلارنس کا موجودہ اثر یورپ کی تعلیم پر
نہ ہوتا تو کیا یہہ نقصان نوعِ انسان پر اسیقدر سخت ہوتا جیسا ملک
سیوائے کے رئیسون نے جنیوا کی جمہوری ریاست کو
بالکل مٹا دینے سے پہونچا دیا۔
مچیاولی جسوقت ساونورولا کا خیال کر رہا تہا تو یہہ
کہتا ہے کہ ایک ایسا پیشین گو کہ جو بالکل نہتا ہو ضرور مارا جائیگا اور
اوسکے سب کام بہی مٹا دیئے جائین گے۔ اگر مچیاولی دو
ہزار برس پہلے یروشلم* مین ہوتا تو اسکی آنکہہ مین کوئی قابل
شخص سوائے پانٹیس پائیلیٹ اور روما کے افسرون کے
معلوم نہ ہوتا۔ یہہ قوتِ اخلاق کے زبردست ہتیارون کو
بالکل بہول گیا تہا۔ مگر کالون نے انہین ہتیارون کی مدد

* اسکو بیت المقدس بہی کہتے ہین۔

سے جنگ کی۔ اور پوری طرح کامیاب ہوا لیکن ہمکو یہہ
بھولنا نہین چاہیے کہ کالون بہی اون اطالین مقولون
پر جو سب سے خراب سمجھے گئے ہین عمل کرنے مین کبہی کمی نہین کرتا
تہا۔ اور مثل اور اشخاص کے ان نفسانی ہتیارون پر ہاتھہ
ڈالنے کے لیئے تیار رہتا تہا۔ گو مذہبی فرقے نے سوفسطائی
الفاظ مین اسکی طرف سے معذرت چاہی ہے مگر کالون نے
جو کچہہ ظلم انتقام کے لباس مین اپنے پولیٹکل مخالفین پر کیا ہے اور
جو کچہہ مدد سروییٹس کے زندہ جلانے مین دی ہے۔ یہہ
باتین اونھین مقولون کی روسے جائز ہوسکتی ہین کہ جو پرنس مین
لکہی گئے ہین۔ مگر پہر بہی ریاست جنیوا اخلاقی قوتون کی
مدد سے کامیاب ہوئی۔

اطلی مین بہی سنا ونو رولا نے اسیطرحکی کوشش نئو وقت
اور پرانے مذہبی خیالات کے آپس مین ملانے کی کرنی چاہتی
تہی مگر اطلی یہہ دوسری بار اسکی تاریخ مین تہا کہ اس خوفناک
حالت مین تہی کہ نہ تو بیماری کو اوٹھا سکتی تہی اور نہ علاج کی

تاب لاسکتی تہی - ڈسکورسس کے ایک عجیب جملے مین مچیاولی
بیان کرتا ہی کہ ڈاٹنیک اور فرانسس[۲] نے کسطرح بجہتے
ہوے شعلے کو دوبارا بڑہایا - اس نے یہہ دیکہا ہوگا کہ اسطرف
سے تو اطلی کا پورا خاتمہ ہوگیا تہا اور جب اخلاقی اور مذہبی قوتین
تمام ہوچکی ہون تو پہر کس امید پر تم اچہے سپاہیون اور اچہے
حاکمون کو ڈہونڈہتے ہو؟

اطلی کی سولہوین صدی فرانس کی اٹہاروین صدی سے
پہلتی جلتی ہی - ان دونون ملکون مین قدیم مذہبی فرقون پر چڑہائی
ہوئی تہی - اور نئے لمپون مین روشنی کی گئی تہی - اٹہاروین صدی
نوع انسان کی عمدہ خصلتون کو ماننے لگی تہی اگر تمہارا دل چاہی
تمکو دہوکے کی ٹٹی سمجہو مگر کیا یہہ دہوکے کی ٹٹی نوع انسان کی عمدہ
خصلتون کو نہ ماننے سے ہی ایک درجہ خراب ہے؟ مچیاولی اور
اسکے اسکول نے صرف چالاکی - حسد - برائی - احسان فراموشی
اور دغابازی کو دیکہا تہا - اور ایسے بودے پایہ پر ان کا خیال

---

[۲] یہہ دونون مذہبی فرقے ہین -

ایک عالیشان عمارت تیار کرنے کا تہا - ہم یہہ پوچہتے ہین کہ وہ
کونسی خیالی تصویر کہینچنے والے ہون گے جنہون نے ایسی غلطی
کہائی ہوگی - ایک ذی فہم مصنف لکہتا ہی کہ اٹلی کے قومی کہنڈرون سے
گہرا ہوا یہہ شخص ملک کے لیئے خیالی اصول قائم کر رہا ہے جس مین
اوس کمیٹی آف پبلک سیفٹی کی قوت پائی جاتی ہی جو پچیس[۱]
ملین فرانسیسیون کے جوش پر قائم تہے یہہ معلوم ہوتا ہی
کہ کنونشن کی تمام عقل اسی مین آگئی ہی اور اسکے اصول ہمکو ایسے
معلوم ہوتے ہین کہ جو عمل مین آچکی ہین مگر ہمت کو خیالی اصول پر
قائم کرنا مشکل ایک حباب کے ہی -
اسمین کوئی شک نہین کہ مچیاولی کا کچہہ اثر ہمارے زمانے
پر بہی معلوم ہوتا ہے اور سائینس بہی نادانستہ اسکے
اس مقولے کی وجہہ سے یعنی فقط قابل شخص کامیاب ہوتا ہے
مچیاولی کو نادرست مدد پہونچاتا ہے - اکٹن[۲] کا یہہ خیال ہی

[۱] ہمارے حساب سے دو کرور پچاس لاکہہ ہوتے ہین -
[۲] اکٹن کا پورا خطاب لارڈ اکٹن ہی - یہہ کیمبرج یونیورسٹی مین تاریخ کا پروفیسر ہے -

کہ مچیاولی مٹنے والا اثر نہین ہے بلکہ ہمعصر ہر زمانے کا اور ہمیشہ رہنے والا ہے اسواسطے کہ چالاکی - اور قوت - اور استقلال ارادہ - اور ہٹ دھرمی - اس زمانے مین بھی مقابلہ [illegible] - نیک نیتی آدمیت اور راستی کا کر رہے ہین - مگر چونکہ ان دو فریق کی لازوال جنگ مین یہہ ایک کی طرفداری کرتا ہی اور انکے [illegible] مین پر اپنے خیالات بھی ظاہر کرتا ہے اسی لیے مچیاولی کیواسطے ایک جای یورپ مین اس زمانے کی علم سیاست اور علم [illegible] کے عالمون کی مجلس مین ہمیشہ خالی رہیگی -

تمت

مرتبہ احقر البرایا محمد یحیی علیگڈہی